یہ اخبار ہر ہفتہ ہر دوشنبہ کو وزیر بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا مع محصول ڈاک
سالانہ ... ششماہی
عوام سے .. .. .. سے ... للعہ
طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق للعہ .. عہ
بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا +
نمونہ کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے +

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ
تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی
مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کی جائینگی اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاویگا۔

ترسیل زر
ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے، روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE. VAKIL. AMRITSAR

نمبر ۴۳ | امرتسر - مورخہ ۳۱ - جنوری ۱۸۹۸ء - بروز دوشنبہ - | جلد ۳

وکیل

امرتسر - مطبوعہ ۳۱ - جنوری ۱۸۹۸ء

فساد الاحساء و خلیج فارس

ہندوستان کی سرحدی جنگ - تنازعہ چین و جرمنی - مسئلہ کریٹ اور تنازعات افریقہ کیطرح یہ فساد بھی سن کواں کو ۱۸۹۷ء سے ترکہ میں ملا ہے - کیونکہ اسکے متعلق مجمل حالات گو اب ہندوستان میں موصول ہوئے ہیں - لیکن اسکی فرضی یا واقعی بنا نومبر و دسمبر سن گذشتہ میں ہی پڑ چکی تھی - فرضی یا واقعی ہونیکی بحث صرف فساد الاحسا سے متعلق ہے - کیونکہ ایرانی ساحل پر ایک انگریز افسر کے مارے جانے اور خلیج فارس میں آتشبار اسلحہ کی خرید و فروخت ہونیکا معاملہ عرصہ سے کل دنیا پر بخوبی واضح ہو چکا ہے - اس خرید و فروخت کا راز جب منکشف ہوا تھا - تو اخفکار اسی وقت جان گئے تھے کہ سرحد ہندوستان کو اس راستہ سے اسلحہ پہنچتے ہوں یا نہ - یورپین سوداگروں کی یہ مستعدی ٹرکی اور ایران کیلئے ایکدن رنگ لائے بغیر نہ رہیگی - انکا یہ اندیشہ جنوبی ایران کے حادثہ متذکرہ بالا اور الاحسا کے فساد کی خبروں سے پورا ہوتا نظر آرہا ہے - کیونکہ خلیج فارس کے سواحل پر بھی ویسی ہی شورہ پشت اور سرکش قوم آباد ہیں جیسی کہ ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر - اور یہ ظاہر ہے کہ ان اقوام کو موجودہ زمانہ کے ہلاکت بخش اسلحہ کا ملجانا انکی حکمران سلطنتوں کے لئے ویسا ہی مضر ہے جیسا کہ سرحدی قوموں کے پاس ہتھیاروں کی موجودگی گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ثابت ہو چکی ہے - یہی وجہ تھی کہ جب گورنمنٹ ہند نے چند عرب شیوخ کو کچھ لی مٹ فوٹر رائفلیں اور ان کے کارتوس تحفتاً ارسال کئے تھے تو ہمنے ۱۶ دسمبر کے اخبار میں اشارہ کر دیا تھا - کہ غالباً گورنمنٹ عثمانیہ اپنی فیق سلطنت کی اس کارروائی کو پسند نہیں کریگی - چنانچہ اس قیاس کی تصدیق ہمارے بغداد کے نامہ نگار کی تحریر سے جو آگے مندرج ہے ہو گئی ہے +

تجار بالعموم قومیت کے خیال کو - اپنے تجارتی مفاد پر غالب نہیں آنے دیتے - اس لحاظ سے اگر خلیج فارس کے راستہ سرحد ہندوستان کو بھی اسلحہ پہنچتے رہے ہوں - تو بھی انگریز تجار غالباً اسطرف ہتھیار بھیجنے سے باز نہ آتے لیکن اس معاملہ میں یہ اب محقق ہو گیا ہے کہ وہ ہتھیار روانکو ہندوستان کی سرحد کیلئے نہیں بلکہ ایران اور عرب میں اُنکی کھپت ہونیکے لئے بھیجے رہے ہیں - اور یہی باعث تھا کہ برطانوی گورنمنٹ نے جسکی متعدد پولیٹکل ایجنٹ خلیج مذکور کے سواحل پر متعین ہیں اور جو کل معاملات کی خبر بلا کم و کاست ہوتی رہتی ہے - اس تجارت کی انسداد کیطرف کبھی توجہ نہ کی تھی - بوشہر میں سوداگران اسلحہ کی دوکان کی ضبطی اور جہاز بلوچستان کی روک لئے جانے کی جسکی خبر تار کے کالموں میں مندرج ہے اس ادعا میں کوئی فرق نہیں آتا - سرحدی فساد و نیز غنیم کی جرأت و استقلال اور انکے پاس وافر ہتھیار دیکھکر انگریزی گورنمنٹ نے باوجود یقین رکھنے کے کہ خلیج میں جسقدر ہتھیار داخل ہوتے ہیں وہ عرب یا ایران ہی کے باہر نہیں جاتے - محض اس حفظ ماتقدم کیلئے کہ اب اخبارات میں اس امر کا شور و غل برپا ہو جانے سے کہیں آفریدیوں کو اس نئی منڈی کیطرف توجہ نہ ہو گئی ہو اور وہ وہاں سے ہتھیار منگوانا شروع کر کے اور زیادہ وبال جان نہ ہو جائیں - اور نیز چونکہ بلوچستان کے جنوبی ساحل اور میکران میں بھی فساد برپا ہو گیا ہے - یہ کارروائی عمل میں آئی ہے اور آئندہ بھی ممکن ہے کہ کرتی رہے - لیکن یہ یقینی امر ہے کہ اگر سرحدی فساد اور بالخصوص بلوچستان میں موجودہ ہنگامہ برپا نہ ہوتا تو اس تجارت سے گورنمنٹ انگلشیہ کی ہر دو رفیق سلطنتوں کی خواہ کیسا سخت خطرہ پیدا ہوتا وہ اپنے ملک کی تاجر کے معاملہ میں غالباً کبھی دست اندازی نکرتی اور انگریزی پولیٹکل ایجنٹ برابر چشم پوشی کئے چلے جاتے -

تجارت اسلحہ کی بحث کو اور زیادہ طول دینا مناسب نہیں - اگر فساد الاحسا کی خبر جو پچھلے ہفتہ ہمارے نامہ نگار نے بغداد سے روانہ کی ہے درست نکلی تو اس تجارت کے بد نتائج خود بخود ظاہر ہو جائینگے - اور ممکن ہے کہ میکران کے فساد میں بھی اسکی کچھ جھلک نظر آجائے - الاحسا کے فساد کے متعلق سردست کوئی پختہ خبر موصول نہیں ہوئی ہمارا نامہ نگار اس ہفتہ کی مراسلت میں ان ترکی افواج کی منزل مقصود کی نسبت جو بغداد سے روانہ ہوئی ہیں - کوئی پختہ اطلاع نہیں دیسکا - اور براک آفندی مصر کے اخبار المؤید میں شیخ قاسم (جسے عراق عرب میں جاسم پکارتے ہیں) کے متعلق نامہ نگار کی تحریر کے عین برعکس تحریر کرتے ہیں - براک آفندی کی مراسلت پڑھنے

سے معلوم ہوتا ہے کہ ولایت کے اخبارات میں یہ خبر دسمبر میں ہی مشتہر ہو گئی تھی کہ بصرہ اور کویت کے درمیان عربوں کی حکومت عثمانیہ کے برخلاف بغاوت کر دی ہے جس خبر کی وہ تردید کرتے ہیں۔ اس سے چند دن بعد وہ المونڈ میں پھر ایک طویل آرٹیکل دیکر گورنمنٹ انگلشیہ کی پالیسیوں اور کارروائیوں پر جو اُسنے خلیج فارس اور عمان میں وقتاً فوقتاً اختیار کیں بحث کی ہے۔ ہمارے پاس چونکہ ان دونوں متضاد روائتوں کے سوا رحق الامر کے درج کرنے کیلئے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اسلئے الاحسار اور عمان کی مختصر جغرافی و پولیٹکل کیفیت معلوم کرنیکے بعد جنسے ہمارے اکثر ناظرین کو واقفیت نہیں ہوگی۔ وہ دونوں روائتیں بجنسہ درج کر دیتے ہیں +

جزیرہ نما عرب پولیٹکل لحاظ سے حسب ذیل حصص پر منقسم ہے۔ سینا۔ حجاز۔ تہامہ۔ یمن۔ عدن۔ حضرموت نجد۔ جبل شمر۔ عمان۔ اور الاحسار۔ جزیرہ نما سینا بحرہ قلزم کے شمال میں فلسطین اور مصر کے درمیان واقع ہے۔ اور مصر کے ماتحت ہے۔ حجاز تہامہ اور یمن یکے بعد دیگرے بحرہ قلزم کے مشرقی ساحل پر واقع ہیں۔ اور ٹرکی کے ماتحت ہیں۔ عدن معہ علاقہ ملحقہ جسکا رقبہ ۱۲ میل مربع ہے۔ یمن کے جنوب میں خلیج عرب پر واقع اور انگلستان کے ماتحت ہے۔ اُسکا انتظام گورنمنٹ بمبئی کے ہاتھ میں ہے۔ حضرموت یمن اور عمان کے درمیان عرب کے جنوبی ساحل کو کہتے ہیں۔ یہ علاقہ ویران اور پہاڑی ہے اور متعدد خود مختار شیوخ اُسپر حکمران ہیں۔ نجد جبل شمر اور حضرموت کے درمیان وسط عرب میں واقع ہے۔ یہاں کے باشندے وہابی فرقہ کے ہیں اور اُنکا امیر عبدالوہاب کی اولاد میں سے ہے۔ جسکا صدر مقام الریاد ہے۔ جبل شمر کا علاقہ نجد کی شمال سے لیکر ولایت بصرہ کی جنوبی حدود تک چلا گیا ہے۔ امیر محمد بن الرشید مرحوم اسی علاقہ کے حکمران تھے۔ حایل وہانکا صدر مقام ہے۔ عمان کا علاقہ عرب کے جنوب مشرقی گوشہ پر خلیج عمان اور بحرہ عرب کے ساحل پر واقع اور سلطان مسقط کے ماتحت ہے۔ جو انگریزی حمایت میں ہے۔ الاحسار خلیج فارس کے نصف مغربی ساحل پر واقع اور ٹرکی کے ماتحت ہے۔ الاحصا اور عمان کا درمیانی نصف ساحل آزاد قبایل کے پاس ہے۔ الاحصا کے قریب جزائر بحرین جو موتیوں کیلئے مشہور ہیں انگریزی حمایت میں ہیں۔ ٹرکی کی حکومت کو کل عرب علاقوں پر اکبطر سے برائے نام ہے۔ اور قبائل کا انتظام انکے اپنے شیوخ کے ہاتھ میں ہے پھر بھی حجاز اور یمن کے شہروں میں ترکی فوج مقیم اور علاقے باقاعدہ طور پر اضلاع اور تحصیلوں میں منقسم ہیں۔ جنپر ترکی حکام مامور ہیں لیکن الاحسا میں ترکی حکام کو چند ان اقتدار حاصل نہیں۔ انیسویں صدی کے شروع میں جب امیر نجد کی طاقت بہت بڑھ گئی تھی تو اس علاقہ کے شیوخ نے عثمانی حمایت قبول کر لی تھی۔ جو صورت موجودہ کے حسب حال رنگ بدلتی رہی۔ آخر ۱۸۷۱ء میں ترکی فوج نے چڑھائی کر کے باشندگان الاحسار کو اپنا مطیع و منقاد بنا لیا۔ مگر اندرونی انتظام بدستور شیوخ کی ہاتھ میں رہا۔ فتح کے بعد یہ علاقہ ولایت بصرہ میں شامل کیا گیا جو ۱۸۷۱ء سے پہلے اور پھر ۱۸۷۵ء سے لیکر ۱۸۸۲ء تک بغداد کے ساتھ شامل رہکر تا ایم بالذات صوبہ بنا دیا گیا۔ اب ولایت بصرہ میں تین عربی اضلاع عمارہ۔ منطقہ اور احسا شامل ہیں اور ہر ایک پر ایک متصرف مقرر ہے۔ ولایت بصرہ مقام ابیضا سے شروع ہو کر ۶۰ میل طول میں مقام علی غربی واقع بر لب دجلہ اور قلعہ الدج واقع بر لب فرات تک چلی گئی ہے۔ اور مغرب میں علاقہ جبل شمر کے شمال میں وسط عرب سے ہوتی ہوئی علاقہ حفوف اور صحرائے شام تک چلی گئی ہے۔ جس صحرا سے پرے صوبہ حجاز واقع ہے۔ دہانہ شط العرب جہاں پر دجلہ اور فرات سے ملکر بنا ہے زیادہ تر تجارت ایک انگریزی کمپنی کے سٹیمر و نپر ہوتی ہے۔ ایکسال میں صرف بصرہ کے بندر سے تقریباً ۲۵ لاکھ پونڈ کی تجارت درآمد و برآمد ہوتی ہے۔ سلطان عمان کی حکومت کسیوقت بہت وسیع تھی۔ اور بخارا۔ اور مشرقی افریقہ کے ساحل کا بہت بڑا حصہ اسکے ماتحت تھا۔ مگر سلطان سعید ۱۸۵۶ء میں فوت ہونے پر افریقی مقبوضات اُسکے دوسرے بیٹے نے لیکر علیحدہ حکومت قائم کر لی۔ جن مقبوضات پر اب انگلستان اور جرمنی قابض ہیں اور سعید کا جانشین زنجبار اور پمبہ کے جزائر پر انگلشیہ حکومت کی زیر حمایت برائے نام حکمران رہ گیا ہے۔ عرب کے علاقہ عمان پر بھی سلطان کی حکومت ساحل پر محدود ہے خلیج فارس کے اکثر جزائر اُسکے قبضہ سے نکل گئے ہیں اگر ساحل میکران کے قصبہ گوادر اور ملحقہ تھوڑی سی علاقہ پر اُسکا قبضہ بدستور قائم ہے۔ موجودہ سلطان کا نام سید فیصل بن ترکی ہے۔ جو ۱۸ جون ۱۸۸۲ء کو تخت نشین ہوا۔ اسکے صدر مقام کا نام مسقط جسکی آبادی ۶۰ ہزار ایک انگریزی قونصل جو پولیٹکل ایجنٹ بھی کہلاتا ہے یہاں رہتا ہے۔ سلطنت کا موجودہ رقبہ ۸۲ ہزار میل مربع اور آبادی ۱۵ لاکھ ہے۔ بمبئی کے اکثر بنئے۔ ماڑواڑی۔ خوجے اور بوہرے بھی مسقط میں آباد ہیں۔ سلطان کی سالانہ آمدنی دو لاکھ ڈالر کے قریب ہے۔ سترہویں صدی عیسوی تک پرتگیز مسقط پر قابض رہے۔ جب انکی طاقت کمزور ہو گئی اور دیگر مقبوضات

کیطرح خلیج فارس کے علاقے بھی انکو چھوڑ دینے پڑے تو بہت سے انقلابات کے بعد علاقہ یمن کے ایک عالی ہمت جوان مرد احمد بن سعید نے جو ۱۷۴۱ء میں امام منتخب کیا گیا تھا مسقط پر قبضہ کر لیا۔ اور اُسکی منصفانہ طرز حکومت سے کل علاقہ جلد آباد اور سرسبز ہو گیا۔ اُسکا خاندان ابتک حکمران ہے۔ انگریزوں کا بیان ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کو عمان میں سب سے زیادہ اقتدار حاصل ہے۔ اور اسلئے بعض وقت انگریزی قونصل کو پولیٹکل ایجنٹ بھی کہا جاتا ہے۔ مگر براک آفندی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سید فیصل کے زمانہ میں فرانس نے انگریزی نفوذ کو بہت کچھ کم کر کے اسکی جگہ خود لیلی ہے۔

فساد الاحسار کے متعلق بمبئی کا انگریزی اخبار یہ خبر شائع کرتا ہے "دیسی ذریعوں سے معلوم ہوا ہے کہ البیضا کا شیخ جاسم بن ثانی یوسف بن رحیم کی اعانت سے کویت کے شیخ مبارک پر چڑھائی کرنیکے لئے مہم تیار کر رہا ہے۔ البیضا خلیج فارس کے جنوبی سواحل پر تر کو نخابر الی نام صدر مقام ہے۔ اور کویت شط العرب کے دہانہ کے قریب ایک بندرگاہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مبارک بن صباح کے بھائی نے یوسف کی ہمشیرہ سے شادی کی۔ مگر جب مبارک نے یوسف کو اپنے بندرگاہ میں تجارت کرنیکی اجازت نہ دی تو انمیں خانگی تنازعہ برپا ہو گئی۔ اسوقت سے یوسف کئی دفعہ کویت پر چڑھائی کر چکا مگر فائز المرام نہیں ہوا۔ شیخ جاسم (قاسم) کا تین چار برس ہوئے ترکوں سے مقابلہ ہوا تھا۔ مگر انگریز حکام نے بیچ بچاؤ کر کے مصالحت کرا دی" +

ہمارا نامہ نگار ۲۴ جنوری کو بغداد سے اُسکے متعلق مزید کیفیت حسب ذیل ارسال کرتا ہے: "شیخ جاسم کی سرکوبی کیلئے بغداد سے جو عساکر شاہانہ روانہ ہوئی ہیں۔ اُنکی مفصل کیفیت پچھلے ہفتہ لکھی گئی تھی۔ روانہ شدہ لشکر کی امداد کیلئے اور فوجیں بھی برابر روانہ کیجا رہی ہیں چنانچہ آٹھ کا عرصہ ہوا کہ ایک توپخانہ بھیجا گیا تھا۔ آج ۲۴ جنوری کو بھی عساکر قاہرہ کی دو پلٹنیں عثمانلی جہاز پر سوار ہو کر بغداد سے روانہ ہوئی ہیں۔ اس لشکر کے بھیجے جانیکی نسبت بغداد میں مختلف افواہیں مشتہر ہیں عام خیال یہ ہے کہ شیخ جاسم کی سرکوبی کیلئے نہیں (قطر) کو گیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ قلعہ خاص کی مضبوطی کیلئے جو بصرہ کے متصل خلیج عجم (فارس پر) واقع ہے۔ روانہ ہوا ہے لیکن اسباہ میں سب متفق الرائے ہیں کہ اس معاملہ کی تہ میں ضرور انگریزی پالیسی پنہاں ہے۔ اہل بغداد کی ہر ایک متنفس کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہے۔ اگر یہ بات سچ ہے تو ہندوستان کے سربرآوردہ انگلو انڈین اخبارات سول اور پولیٹیسر کی جس رائے کا ترجمہ حال میں وکیل میں شائع ہوا تھا وہ غلط نہیں تھی۔ عام مشہور ہے کہ شیخ جاسم نے جسکو انگریزی پالیسی نے محو کر لیا ہے انگریزوں کی ہاتھ ملک بیچ ڈالا ہے اور بہت اسلحہ بہم پہنچا لئے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی گورنمنٹ سے نمکحرام ہو کر لڑائی پر آمادہ ہو گیا ہے اور گورنمنٹ عثمانیہ کو جو ادعا ہے کہ میں رعیت انگریزی ہو گیا ہوں۔ بہرحال کوئی پختہ امر معلوم نہیں جسپر کچھ لکھا جا سکے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ گورنمنٹ ھند نے جو کسیقدر لی مٹ فورس انفلیس اور کئی سو کارتوس کسی عرب شیخ کیواسطے بھیجے تھے۔ وہ کل خبریں معہ انگریزی جہاز کے گرفتار کر لیگئی ہیں۔ ترکوں نے یہ کارروائی کمال ہوشیاری سے کی ہے۔ گویا کہ انکو ان انفلوئنکی پہلے سے خبر تھی۔ سنا جاتا ہے کہ اس گرفتاری کے متعلق کوئی خفیہ کارروائی ہو رہی ہے۔ اگر یہ خبر پایہ ثبوت کو پہنچ گئی تو عجب گل کھلے گا۔ اصل معاملہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ سے قبائل عرب کو اسلحہ سے امداد دی جا رہی تھی مگر ترک فوراً بیدار اور اُس خفیہ اعانت کے انسداد پر کمربستہ ہو گئے۔ فاؤ (فہو) میں فوجیں جمع ہو رہی ہیں منجملہ بالا دو پلٹنیں جو آ گئی ہیں موصل سے یہاں آئی ہیں"۔

اِن بیانات کے مقابل جب براک آفندی کی تحریر کو دیکھا جاتا ہے تو زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے آفندی مذکور وہی صاحب ہیں جنہوں نے تل جہری کا معاملہ (جسکی تا حال کوئی تصدیق یا تردید نہیں ہوئی) مشتہر کیا تھا۔ وہ انگریزی پالیسی پر تو دیسی ہی سختی سے نکتہ چینی کرتے ہیں۔ مگر شیخ قاسم کو ترکوں کی مخالفت سے بالکل بری کرتے ہیں۔ اس مفروضہ یا واقعی فساد پر وہ بڑی دعوی سے ۱۶ دسمبر کے المونڈ میں حسب ذیل تحریر کرتے ہیں:-

انگلستان کے اخبار سٹینڈرڈ نے تین ہفتے ہوئے اپنے نامہ نگار منعینہ قسطنطنیہ کی مراسلت بدیں مضمون شائع کی تھی کہ "بصرہ اور بغداد کے درمیانی علاقہ کے عرب قبائل حکومت عثمانیہ سے باغی ہو گئے ہیں"۔ اس خبر کو یورپ کے اکثر اخبارات نے نقل کیا۔ جس سے مخالفین سلطنت عثمانیہ کو بہت خوشی ظاہر کرنے اور دولت علیہ کی نسبت بُرا بھلا کہنے کا موقع ملگیا اس مفروضہ بغاوت کا محل وقوع میرا اصلی وطن ہے اور اپنے اہل و عیال سے جو وہاں رہتے ہیں میری برابر خط و کتابت ہوتی رہتی ہے۔ مجھے اس نواح کے قبائل سے پورا علم ہے۔ اور حکومت دولت علیہ کی جرہ دستی اور مستحکم اقتدار سے پوری خبر ہے جو اسے تقریباً ساٹھ ایک برس سے علاقہ مذکورہ پر حاصل ہے۔ جہاں اب دولت عثمانیہ کا ایک مخالف بھی باقی نہیں رہا۔ بلکہ اس

اس خط کا ایک فقرہ بعینہٖ یہ ہے "شیخ قاسم ثانی کویت پر حملہ کرنیکے لئے اپنے مقام سے نہ بڑھ سکا جمعیت بیکر لیکر روانہ ہوا ہے"۔ اسکو پڑھکر اکثر لوگ کہینگے کہ یہ مبہم عبارت کیا ہے؟ اور اس سے ہم کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ بغاوت دولت عثمانیہ کیخلاف ہے یا نہیں، اسکا جواب یہ ہے کہ قصبہ کویت خلیج عجم پر واقع ہے اور اسپر نسلاً بعد نسلاً عرب شیخ حکومت کرتے چلے آئے ہیں۔ پچھلے برس حاکم شہر کو اُسکے بھائی نے قتل کر کے مقتول کے لڑکے گرفتاری کا حکم دیا۔ تاکہ کوئی رقیب باقی نہ رہجائے۔ مگر یہ ان مقتول خوش قسمتی سے جان بچاکر بھاگ گئے اور انھوں نے اپنے ایک رشتہ دار شیخ یوسف آل ابراہیم کے پاس جو جزیرۂ بحرین کا نہایت مشہور و معتمول تاجر ہے پناہ لی۔ اور اسکو لئے اپنے عزیزوں کا بدلہ لینا ضروری ہوگیا۔ چنانچہ اُسنے باضابطہ طور پر والی بصرہ کے روبرو یہ معاملہ پیش کیا۔ اسپر والی موصوف نے بالعوائی کویت پر فوجکشی کرنیکی اجازت طلب کی۔ تاکہ اس طرح کویت میں باقاعدہ طور پر اور براہ راست عثمانیہ حکومت قایم کر کے قاتل کو گرفتار کیا جائے۔ اور پروے قانون اُسکی تحقیقات و تجویز کیجائے۔ اس اجازت کی طلب کرنیسے پہلے حکومت بصرہ نے قاتل کو حاضر کرنیکا حکم بھیجا تھا مگر اُسنے تعمیل سے انکار کر دیا تھا۔ بابعائی نے چھٹے اردوئے ہمایوں مقیمہ بغداد کے کمانڈر کے نام کویت پر حملہ کرنیکی لئے کافی اور حسب ضرورت مہم تیار کرنیکا حکم صادر کر دیا۔ لیکن چونکہ کویت ساحلی قصبہ یعنی بندرگاہ اور بوغاز (دہانہ) فاؤ کے قریب واقع ہے۔ اردوئے سادس کے مشیر یعنی کمانڈر کو اندیشہ ہوا کہ کویت پر چڑھائی کرتے وقت ممکن ہے کہ انگریزی جہاز زد خلت کریں مشیر موصوف کو جب معلوم ہوا کہ شیخ مبارک رقاتل اور حاکم کویت) سے بعید نہیں کہ وہ انگریزی جہاز جو خلیج فارس میں سے کسی ایک کے پاس اپنی التجا کر کے انگریزی حمایت اور انگریزی قبضہ شہر کو قبول کرے تو انکا اندیشہ اور قوی ہوگیا۔ اور انھوں نے اس کو ذریعہ بابعائی کو اپنے مخیالات سے مطلع کیا۔ بابعائی نے اس سے اتفاق نہ کیا۔ کر کے تجہیز لشکر کے سابقہ حکم کو منسوخ کر کے والی بصرہ کو بصلح و آشتی اس مسئلہ کے تصفیہ کا لکھدیا لیکن اس طریق سے کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اور جب مقتول حاکم کویت کی اولاد اور گناہ دہندہ یعنی شیخ یوسف آل ابراہیم تھوڑا طویل سے اکٹھے گئے تو انھوں نے قاتل سے بدلہ اور اپنا حق واپس لینے کے لئے اپنے خرچ سے مہم تیار کرنیکی تجویز کی اور تین ہزار سلح و اہم ہمراہ لیکر سمندر کے راستہ کویت کی طرف روانہ ہوئے لیکن انکو روانگی کو تجدید ہوگیا کہ والی کویت کو جنکی تعداد دو ہزار ہے مہم کی روانگی اور اسکے مقصد سے گاہی ہوگئی ہے اور حملہ آور متل مقصود کے قریب پہنچکر واپس لوٹ آئے اور عرض کشی کو دوسرے وقت پر ملتوی کر دیا۔

"یہ بمبئی ہی میں تھا کہ مجھے خبر ملی کہ شیخ یوسف آل ابراہیم سواحل عمان کے بندرگاہ قطر و گیر کو شیخ قاسم بن ثانی پچاس جہاز سے حاکم و باشندگان کویت کے برخلاف مدد دینیکی درخواست کی ہے۔ لو شیخ قاسم نے درخواست منظور کر کے لشکر رصدف کو دسم کو گذر جانیتک توقف کرنیکی خواہش ظاہر کی۔ پس محولہ بالا خط کی مستذکرۃ الصدر عبارت سے معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ لشکر رصدف (یعنی سمندر سے موتیوں کی سیپیاں نکالنیکا) موسم گذر گیا ہے اور اب شیخ قاسم اور شیخ یوسف مہم تیار کر کے سواحل عمان سے کویت کی طرف روانہ ہوگئے ہیں۔ اس حملے کے متعلق جو مزید حالات مجھے معلوم ہوئے انسے میں ناظرین المؤید کو اطلاع دیتا ہوں۔ تاکہ وہ سنسنیڈ اور اسکے ہم مشرب اخبارات کی مبالغہ آمیز تحریروں کے دھوکہ میں نہ آئیں"۔

اس سے ناظرین وکیل کو واضح ہوگیا ہوگا کہ پراک آفندی کی بیان کے مطابق شیخ قاسم نے دولت عثمانیہ کے برخلاف نہیں۔ بلکہ اُسکے ایک سرکش ماتحت (شیخ مبارک) کے برخلاف چڑھائی کی ہے۔ مگر ترکی فوجوں کی نقل حرکت اور بغداد کی افواہیں بتا رہی ہیں کہ ترکی گورنمنٹ کو اپنے ماتحت شیوخ کی ان کارروائیوں سے ضرور کوئی نہ کوئی خدشہ پیدا ہوگیا ہے بمبئی کے اخبارات کی شہرہ خبر سے پایا جاتا ہے کہ شیخ قاسم کا ایکدفعہ ترکی حکام سے مقابلہ ہوچکا ہے جسمیں انگریزی افسروں نے باہمی صفائی کرادی تھی۔ مگر پراک آفندی اپنے دو مضمون میں جو ۵ و ۶ جنوری کے المؤید میں شائع ہوا ہے اسکا مطلقاً ذکر نہیں کرتے۔ بلکہ برعکس اسکے شیخ قاسم اور انگریزوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہیں۔ انکی اس بارہ میں مطلق خاموشی خواہ کسی امر مجہول کیجائے خلیج فارس کے معاملات پر انکی تحریر بہت کچھ کہہ گئی ہے۔ بخش رہی ہے اور تاکہ ہمارے ناظرین اس مسئلہ کو ہر پہلو سے جسکا عنقریب باہم ہوجانا بعید از قیاس نہیں۔ بلکہ ایک طرف عرب قبائل کی مستعدی اور دوسری طرف افغان بلوچستان و مکران کی روز افزوں شورہ پشتی سے اغلب۔ ٹرکی۔ ایران اور گورنمنٹ ہند ہر ایک کیلئے اپنی اپنی جگہ تکلیف دہ شکل اختیار کرتا دکھائی دیتا ہے بخوبی واقف ہوسکیں ہم اسکا ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

تمام شورہ پشت جلیخانوں میں مقید ہیں پس جب آپنے (یعنی اڈیٹر المؤید) اس خبر کے موصول ہونے پر مجھ سے دریافت کیا تھا کہ اسکی نسبت میرا قیاس کیا ہے۔ تو میں اسوقت جواب دیا تھا کہ اگر یہ خبر بالکل جھوٹ نہیں تو یہ یقینی امر ہے کہ اسمیں بہت ہی مبالغہ کیا گیا ہے۔ اگر اسکی کچھ اصلیت ہوئی تو یہ ہوگی کہ کسی قبیلہ نجد و حجاز قبیلہ کے ساتھ جیسا کہ خانہ بدوش ممالک کے قبائل میں ہمیشہ ہوتا رہتا ہے لڑائی کی ہوگی۔ مجھے کل شام اپنے گھر سے خط موصول ہوا ہے جس سے میری قیاس کی بالکل تصدیق ہوگئی ہے

(باقی آئندہ)

متعلق وہ کیون نہین کچھ شایع کرتے۔ لیکن جب معلوم کیا کہ اونکے وہان کوئی نامہ نگار نہین۔ اور نہ اونمین اسقدر مالی استطاعت ہے کہ فرنگستان کے مشہور اخبارونکی طرح خاص اپنے نامہ نگار مقرر کرین۔ جو اقطار و ممالک اجنبیہ مین پھرتے رہکر حالات قلمبند کرتے رہین۔ تو ہمنے اُنکو معذور سمجھ لیا۔ یہی بے بضاعتی اس امر کا باعث ہے کہ عربی (یعنے مصر کے) اخبارات اہم خارجیہ احوال فرنگی اخبارات سے نقل کرنیکو عادی ہو گئے ہین۔ مگر بدقسمتی (نہین اس موقع پر شاید خوش قسمتی کہنا چاہیئے) سے فرنگی اخبارات کی بھی خلیج فارس کے علاقون مین کوئی نامہ نگار نہین ہین۔ اِسلئے جب کبھی وہان کی نسبت کچھ لکھا جاتا ہے تو عجب خبط مبحث کر دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ اس نواح مین دول یورپ مین سے فقط انگلستان اپنا رسوخ اور اقتدار بڑہانے مین ساعی ہے۔ اِسطرح اسکو اپنی کارروائی کے لیئے خوب کہلا میدان بلا رقیب و بلا معترض ملا ہوا ہے۔

خلیج فارس عراق عرب۔ ایران اور بلاد عرب کا راستہ ہے۔ اور دریاہائے شہوار کا مخزن و معدن ہے۔ تقریباً چالیس برس ہوئے سب سے اول دولت انگلشیہ نے ایرانی ساحل کے بنادر کیطرف متوجہ ہو کر وہانکے بندر ابوشہر پر دانت تیز کئے۔ اور اُسکے حصول کے لیئے اپنی معمولی حکمت عملی سے کام لیا۔ یعنے وہان کے بعض بدخصال اور اعدای ملک تجار کو بطمع زر اُس نواح مین فتنہ و فساد برپا کرنے پر آمادہ کیا گیا کہ اسطرح سے اپنی رعایا کی حفاظت کے بہانہ سے دست اندازی کا موقعہ ملیگا۔ اوسوقت وہان محکمہ تارک ملازمونکے سوا اور کوئی برطانوی رعیت موجود نہ تھی۔ ایرانی تجار متذکرہ صدر نے آخر بندر ابوشہر مین فتنہ و شورش برپا کرادی۔ جسکو شروع ہوتے ہی انگریزی بیڑہ شہر کے قریب پہنچگیا۔ اور لنگر ڈالتے ہی کل شہر پر گولہ باری شروع کر دی جس سے تمام اہالی شہر مدہوش و ششدر رہ گئے۔ اِس لعبدبیڑہ سے فوج خشکی پر اتار دیگئی۔ اور شہر اور قلعہ پر قبضہ کر لیا گیا۔ بعد ازان ایران کے اندرونی علاقہ پر چڑہائی کرنیکا حکم دیا گیا۔ اور فوجکشی کا سامان درست کرنیکے لیئے ایک جہاز کویت کو بھیجا گیا۔ کہ بلاد عرب سے اونٹ خرید کیے جائین۔ یہ کام وہان کے ایک سرکردہ باشندہ یوسف البدر کے سپرد کیا گیا جس سے انگریزون کی پہلی شناسائی تھی۔ اُسکو چار ہزار اونٹون کی قیمت دیکر کہا گیا کہ اونٹ جلد خرید رکھے۔ دوسرا جہاز انہین آکر لیجائیگا۔ مگر تخمین روز نے سخت دھمکی دی کہ اگر ایران کے اندرونی علاقہ پر فوجکشی کیگئی یا ابوشہر سے قبضہ نہ اُٹھایا گیا تو اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ اِس سے انگریز نے فوجکشی کا ارادہ ترک کر کے ابوشہر کو خالی کر دیا۔ اور ایک افسر کو خرید شتر انکو روکدینیکے لیئے کویت روانہ کیا۔ مگر اُس کے پہنچنے تک اونٹ خریدے جا چکے تھے جو دوبارہ بہت خسارہ پر فروخت کر دیئے گئے جسمین نور کی پانچ یا چھ پونڈ قیمت دیگئی تھی اُسکا بمشکل ایک پونڈ ملا۔ چنانچہ اکثر اہالی کویت کی ثروت کی بنا اسی انگریزی خسارہ پر قایم ہوئی۔ جن امرا و ابوشہر کو رشوت ملی تھی انکو بھی آخر مین سخت ندامت اُٹھانی پڑی۔ اُن لوگون کو طلائی دینار دیکے صندوق دیگئے تھے مگر جب بعد مین اُنہون نے صندوقونکو کھولکر اشرفیون کو پرکھا تو وہ تانبے کی پائی گئین جنپر سونیکا ملمع کیا ہوا تھا۔ اُنکی کچھ بقایا ابتک بلاد عجم۔ بصرہ اور کویت مین موجود ہے۔

جب انگریزی پالیسی خلیج کے ایرانی ساحل پر کامیاب نہوئی تو اُسنے دوسرے ساحل یعنی ساحل بلاد عرب عمان اور جزیرہ بحرین کیطرف توجہ کی تاکہ صدف کی شکارگاہ سے زیادہ قریب ہو جائے اور سب سے اول وہ بندر قطر کیطرف جو بلاد عرب کے اندرونی حصہ کو جانیکا راستہ ہے متوجہ ہوئی۔ یہ بندر نجد کے مشہور امرا ے آل سعود کے ماتحت تھا۔ اور آل سعود کیطرف سے اسپر ایک عامل سعود مامور رہتا تھا۔ آل سعود اور میرے خاندان مین قرابت اور رشتہ داری ہے جب انگریزی جہاز نے قطر کے قریب پہنچکر لنگر ڈالدیا۔ تو حاکم شہر نے متحیر ہو کر اپنے آدمیونکو تیار ہو جانے اور جہاز کی حرکات کا نگران رہنے کا حکم دیا۔ ادہر جہاز نے لنگر انداز ہونے سے چند ساعت بعد چار کشتیان سمندر مین اتار دین۔ چند سپاہی اور افسر سوار ہو کر خشکی کیطرف روانہ ہوئے۔ یہ کیفیت دیکھکر حاکم شہر بہت ڈرا۔ اور اوسنے حکم دیا کہ کشتیون کو واپس چلے جانیکا اشارہ کیا جائے۔ لیکن کشتیون کے افسرون نے اشارہ کی کچھ پروا نہ کی اور برابر بڑہتے چلے گئے اِسپر حاکم نے اُنکو ڈرانیکے لیئے اونچے سر دشمن اوپر گولے چلانیکا حکم دیا جب یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہوئی تو اُنپر سیدھی آتشباری کرنے اور گولیان چلانیکا حکم دیا گیا۔ کشتیان جہاز سے بہت دور نکل آئی تھین اور اب واپس نہین جا سکتی تھین۔ پس سوای پانچ یا سات کے جو تیرنا جانتے تھے اور دریا مین کود پڑے تھے باقی سب گولیون سے یا غرق ہو کر ہلاک

ہوئے۔ یہ تباہی دیکھکر جہاز کا کپتان آگ بگولا ہو گیا اور اُسنے اون نقلی توپون پر جو دریا کے کنارہ تھین گولہ باری شروع کر دی اور جب کنارہ ساحل کو جسپر وہ اپنے خیال مین قلعہ اور مورچہ سمجھے ہوئے تھا منہدم کر چکا تو توپ مردونکو وہین چھوڑ کر لنگر اٹھا چلدیا۔ "یہ واقعہ بلاد عرب مین برنا و پیر سبکو معلوم ہے اور ابتک قومی جاتا ہے۔ جن بلندی پر انگریزی جہاز نے گولہ باری کی تھی اُسکا نام دمام ہے۔ جس سے یہ واقعہ بھی کے نام سے مشہور ہے۔ جب انگلستان کو ابوشہر کیطرح مسئلہ دمام مین بھی کامیابی نہوئی تو اوسنے اختصار پالیسی چھوڑ کر آشتی اور نرمی کی حکمت عملی اختیار کر کے اول اسکی آزمایش علاقہ عمان اور بالخصوص صدر کے مقام اور بندرگاہ مسقط پر شروع کی۔ اُسوقت وہان کا حاکم ترکی بن بزعش تھا۔ جو انگریز دوستی کا بڑا حامی ہو گیا۔ انگریزی تجارت عمان مین شروع ہو کر تمام ملک مین پھیل گئی۔ اور بمبئی سے کئی تاجر مسقط پہونچگئے علاوہ تجارت کی اشاعت اور رونق کے ضرورت کیوقت یہ بھی کام دیسکے تھی کہ اونکی حمایت و حفاظت سے دست اندازی کرنی سہل تھی۔ بعد ازان وہان انگریزی قونصل مقرر کیا گیا۔ بندر مسقط مین ایک جہاز ہمیشہ رہنے لگ گیا۔ اور تا وقتیکہ ترکی بن برعش فوت اور اُسکے بعد اُسکا بیٹا البکر فیصل امام مسقط انگریزی اقتدار اور رسوخ مین روز افزون ترقی ہوتی رہی۔

بنا امام انگریزون سے متنفر اور اہالی فرنچ کیطرف مایل تھا۔ کیونکہ آخر الذکر اہالی عمان کو ریجنبار سے غلامی سے نہین روکتے تھے۔ اِسوجہ سے اکثر اہالی سواحل بالخصوص بادبانی کشتیون اور جہازونکے مالک فرانسیسی حمایت مین چلے گئے۔ اور امام نے اُن لوگونکے لیئے جو اس حمایت کے طالب ہوتے بہت آسانیان پیدا کر دین۔ اس حمایت سے یہ فایدہ تھا کہ خواہ جسقدر غلام چاہین کشتیون مین بھر لیتے اور جب کوئی انگریزی جہاز (جو بحرہ ہند مین تجار غلامان کے انسداد کے لیئے گشت کرتے رہتے ہین) قریب پہونچتا تو فرانسیسی جھنڈا بلند کر کے اوسکو گولی سے محفوظ رہتے۔ اس بیجا و نامناسب رعایت سے فرانس کا اقتدار بتدریج بڑہتا گیا اور انگلستان کا کم ہوتا گیا حتی کہ سوا جہاز عمان کے وہ بالکل معدوم ہو گیا۔ پینے اُن جہازونکے ناخدا جو غلامونکی تجارت کرتے ہین ایکدفعہ دریافت کیا کہ جب کسی انگریز سے تمہاری مٹبھیڑ ہو جاتی ہے تو کیا کرتے ہو۔ اُنہون نے جواب دیا کہ جب ہم کسی ایسے جہاز کو دیکھتے ہین تو فرانسیسی جھنڈا بلند کر دیتے ہین وہ جہاز فضا مین توپ چلا کر ہمکو کھڑا ہو جانیکا حکم دیتا ہے۔ اور قریب پہونچکر ایک کشتی کو جسمین چند ملاح اور ایک افسر سوار ہو جاتے ہین نیچے اتار دیتے ہین۔ افسر کے پاس ایک رجسٹر ہوتا ہے وہ اُسمین لیکر ہمارے جہاز پر آجاتے ہین اور جہاز اسکے کپتان اور اسکے مالک کے نام۔ اسکا نمبر اسباب کی مقدار اور غلامونکی تعداد لیکر حمایت مانگتے ہین۔ اور اُسکا نمبر لیکر فرانس کو برا بھلا کہتے ہوئے واپس چلے جاتے ہین

"انہی باتون سے فرانس کا اقتدار اسقدر بڑہتا گیا کہ آخر باشندگان شہر کی رضا اور اونکی خواہش سے بندر (سوہر) کو اوسنے اپنی حمایت مین لیلیا۔ یہ شہر عمان کے مشہور بنادر مین سے ہے۔ انگلستان یہ رنگ دیکھکر اپنے نفوذ کو روک سکا۔ مگر وہ اہالی کی رضامندی کے بغیر کچھ نہین کر سکتا تھا۔ اور یہ اُسکے سخت مخالف ہو رہے تھے۔ اور فرانس کے بڑھے ہوئے دست تھے۔ انگریزی قونصل نے مسقط کے لیئے آخر یہ تدبیر کی کہ شیخ صالح بن علی کو جو امام ترکی کی فوت ہونیپر مدعی امامت ہو کر فیصل سے نبرد آزما ہوا تھا اور پھر اپنے دعوی سے دست بردار ہو کر اندرون ملک کو چلا گیا تھا۔ کہلا بھیجا۔ کہ اگر وہ مسقط مین آکر فساد برپا کرادے تو انگریزی جہاز اسکی مدد کریگا۔ اِس فساد مین ممکن ہے فیصل قتل ہو جائے اور تخت صالح کو ملجائے۔ صالح نے قونصل کی بات مان لی اور یہ قرار پایا کہ صالح دوستانہ ملاقات کا بہانہ کر کے تین سو آدمی ہمراہ لیکر فیصل کے محل مین بطور مہمان اُترے۔ ادہر قونصل چند اہالی شہر کو اسکا طرفدار بنا رکھے۔ محل مین پہنچکر جب رات کو صالح فیصل پر حملہ کرے تو صالح کے ہوا خواہ شہر مین فیصل کے ہوا خواہ ہونپر ٹوٹ پڑین۔ قونصل نے جب قرارداد بعض اعیان شہر کو شیخ صالح کا طرفدار بنا دیا اور ایکدن وہ خود بھی تین سو کے قریب آدمی لیکر ظہر کے بعد امام کے مکان پر پہنچگیا۔ یہ تعداد ایسی نہ تھی کہ فیصل کو کوئی شبہ یا اندیشہ پیدا ہوتا۔ مشایخ عرب کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ مہمان اور میزبان کی حیثیت کے مطابق خدام اور ہمراہی ہمرکاب کمبیش رات کا کھانا تناول کرنیکے بعد شیخ فیصل ملازمونکو مہمانونکی خاطر تواضع کرتے رہنے کی تاکید کر کے حرم مین جو محل کے قریب ہے چلا گیا۔ مگر شیخ صالح اور فکر مین تھے جب میزبان کے ذکر چھڑ کر ہو گئی تو اوسنے ہمراہیون لیکر حرم پر حملہ کر دیا۔ لیکن اُسکو وہان تک پہنچنے سے پہلے محافظون کو خبر ہو گئی اور وہ مقابلہ پر کھڑے ہو گئے اور فریقین مین

۱۵- ڈالر کے قریب ہونے کا جو قبضہ ابوشہر کی جو وجہ لکھی ہے، وہ درست نہین۔ ۱۸۵۶ء مین شاہ ناصر الدین مرحوم کے عہد مین ایرانیون نے گورنمنٹ ہند کے خلاف منشا ہرات کا محاصرہ کر کے اوسے افغانونسے فتح کر لیا تھا۔ جسپر امیر کابل کو واپس لانیکیلئے اور ایران پر فوجکشی کیگئی تھی۔ چنانچہ متعدد محاربون کے بعد فریقین مین ۴ رجب ۱۲۷۳ھ کو اس شرط پر معاہدہ ہو گیا کہ ایران ہرات کو خالی کر دے اور آیندہ رادس سے کوئی غرض نہ رکھے۔ اِسکے عوض مین ابوشہر اور ایرانی ساحل سے فوج واپس بلالی۔ بوشہر پر ۱۱- دسمبر ۱۸۵۶ء کو کال انگریزی قبضہ ہوا تھا۔ (اڈیٹر)

لڑائی شروع ہوگئی - شیخ فیصل شور وغل سنکر جاگ اٹھا اور اپنے بھائیون کی پاس جو محل کے قریب ایک مضبوط اور بلند قلعہ مین جو ایک پہاڑی پر ہوا رہتے مین پناہ گزین ہوگیا - ناظرین کو معلوم رہے کہ مسقط کے اردگرد متعدد پہاڑیان ہین ادہر بندوقون کی آواز سنکر صالح کی طرفدارون نے شہر مین بلوہ کرکے فیصل کے طرفدارون پر حملہ کردیا - اور ساری رات تلوار چلتی رہی صبح ہونے پر جب شہر والونکو معلوم ہوا کہ شیخ فیصل ابھی زندہ ہے تو اسکی حامیونکی حوصلے بڑہگئے اور انہون نے زیادہ ستعدی اور ثبات سے باغیون کا مقابلہ شروع کردیا - الغرض یہ فساد تین دن رات جاری رہا - اور شیخ صالح بہت بری طرح سے اسمین ہلاک ہوگیا - انگریزی قونصل نے جب دیکھا کہ کہیل بگڑ گیا ہے اور شیخ فیصل کامیاب ہوگیا ہے تو وہ دوسری چال چلا - اور قلعہ مین امام کی پاس جاکر عرض کیا کہ انگریزی جہاز آپکی مدد کے لئے حاضر ہے اگر آپ حکمدین تو وہ فوراً شہر کے باغیون پر (یعنی شہر پر) گولہ باری کرنیکو تیار ہے - اس کے عوض آپ بندر گوادر انگلستان کے حوالہ کردین - امیر نے اس درخواست کو رد کرکے اسی وقت فرنچ قونصل کو بلایا اور اوسی کہا کہ فرانسیسی جہاز کو بندرگاہ مین بھیجدو تاکہ اگر مجھے اُس سے کام لینے کی ضرورت پڑے تو وہ قریب موجود رہے - فرنچ قونصل نے کسی شرط کی بغیر اس استدعا کو منظور کرلیا - اور کہا جاتا ہے کہ فساد کی آخری وقت امیر فرنچ جہاز پر چلا گیا تہا - آخر صالح اور اُس کے اکثر ہمراہیونکے قتل کے بعد فتنہ فرو اور امن قایم ہوگیا - اس فساد مین بیشمار خلقت ضایع ہوئی اور شہر کا دو تہائی حصہ جلکر خاک سیاہ ہوگیا - اس فرنچ جہاز کا نام پرسی پولیس ہے اور یہ اوسی ۱۸۹۶ء کے آخر مین جبکہ بندر عباس سے بمبئی کو واپس گیا تہا خود بھی دیکھا تہا -

"قیام امن کے بعد شیخ فیصل نے اپنے مقر حکومت کو واپس جاکر بغاوت کی اسباب کی تحقیقات کی تو اوسپر واضح ہوگیا - کہ انگریزی قونصل نے شیخ صالح سے اعانت کی عوض یہ وعدہ لیا تہا کہ تخت ملجانے پر وہ گوادر انگریزونکو حوالہ کردیگا اور عمان کو انگریزی حمایت مین قبول کریگا - اس سے شیخ فیصل کے دلمین انگریزی قونصل کی طرف سے اور رنجیدگی پیدا ہوگئی اور اُس نے فرنچ قونصل کو اپنا مشیر بنالیا - اور فرانس نے ان حوادث کے بعد فیصلہ کردیا کہ انگریزی جہازات کی حرکات کی نگرانی کرتے رہینگے اور انکو خلیج فارس کے سواحل پہ کسی بندر پر قابض ہونے سے روکنے کے لئے ایک فرانسیسی جہاز ہمیشہ وہان مقیم رہے - لیکن اسنے اس جنگی جہاز کو تجارتی بنا رکہا ہے جو بصرہ اور بمبئی کے درمیان اسباب لیکر آتا جاتا ہے - مینے اس جہاز کی تمام فوجی افسران اور سپاہیونکو دیکھا ہوا ہے - اسپر خلاصیونکے علاوہ ایک سو ساٹھ بحری سپاہی ہین - جہاز کے مقاصد مجہو اوس کے افسر اعلی سے کنایتاً معلوم ہوئی تہی - فرانس کے مقاصد کی نسبت اوسنے کہا کہ وہ خلیج فارس مین انگلستان کی کوششون کی مزاحمت کرنے اور اسکی کو فرانس کا دوست بنانیکے سوا اور کوئی ذاتی غرض نہین رکہتا - اس جہاز کی سب سے عجیب بات یہ دیکہنے مین آئی کہ اُسکا قومندان جیمز ہیمسن نام انگریز تہا - اللہ اکبر فرانس کو اپنی تقویت پر کسقدر بہروسہ ہے کہ وہ اپنے پولیٹکل راز غیر قوم کے لوگونکے چہپانیکی کوئی پرواہ نہین رکہتا اور ایسے اہم کامون پر بہی اُنکو مامور کردیتا ہے" (اس موقعہ پر شاید یہ بتادینا نامناسب نہوگا کہ ایک بالکل اجنبی اور بے تعلق سلطنت نے تو محض اسغرض سے کہ اُسکی رقیب طاقت کو زیادہ اقتدار حاصل نہو جائے - خاص طور پر ایک جنگی جہاز کو خلیج فارس مین مقیم کر رکہا ہے - مگر ایران کی کل بحری طاقت کی جو کائنات ہے وہ فٹ نوٹ مین درج کیگئی ہے اور نصف خلیج فارس کی مالک دوسری سلطنت یعنی ٹرکی کی یہ کیفیت ہے کہ اُسکا صرف ایک ٹوٹا پہوٹا اگن بوٹ وہان مامور ہے - جو بصرہ سے البیضا تک بمشکل ۷ دن مین پہونچتا ہے جب اسلامی سلطنتون کی بے بضاعتی یا لاپروائی اسدرجہ پر پہونچی ہوئی ہو - تو اغیار کی دست دست سے اُنکے مقبوضات کا بچا رہنا کیا عجائبات روزگار سے کچہہ کم ہوسکتا ہے؟ ایڈیٹر)

"علاوہ مسقط سے پہلے اور بعد بہی انگلستان جزیرہ بحرین کو قابو کرنیکی فکر مین لگا ہوا تہا جس کے لئے یہ تدبیر کیگئی کہ جزیرہ کو اُن ہنود سے جو انگریزی رعیت تہے بہر دیا - اور ان لوگون کے نقصانات کے معاوضہ کے بہانہ سے شیخ عیسی بن علیفہ حاکم بحرین کے خزانہ کو خالی کردیا - اور جب وہ قرضمین سر سے پاؤن تک مبتلا ہوگیا - تو اُسکی پاس ایک باشندہ بحرین کو باین پیغام بہیجا گیا کہ وہ اپنی ذات اور اپنے علاقہ کو انگریزی حمایت مین دیدے - حاکم نے اسکو قبول کرنے سے انکار کیا تو قاصد نے دہمکی دی کہ تم باشندونکو اجنبی لوگون کو ستانے کی ترغیب دیتے رہتے ہو - اور اصل متوطنون اور آبادکارونمین

محبت والفت پیدا نہین کرسکتے - ان قصورونکی پاداش مین تمکو اور تمہارے خاندان کو جزیرہ سے جبراً جلاوطن کردیا جائیگا - یہ دہمکی اپنا کام کرگئی - اور ۱۸۹۲ء کے آخری حصہ مین بحرین انگریزی حمایت مین کردیا گیا - مگر اہالی جزیرہ کو یہ امر گوارا نہوا - اور اُن سب نے اپنی شکارگاہہائے صدف اور وطن کو چہوڑکر قطر مین ہجرت کرجانیکی نیت کرلی - اور شیخ قاسم بن ثانی کے پاس چند اکابر کو استغاثہ کے لئے روانہ کیا - اُسنے اونکی درخواست کو بڑی خوشی سے منظور کرکے اُنکو مبارکہ مین آباد کرنیکا عزم کرلیا - یہ مقام جزیرہ کے قریب ساحل احسار پر واقع ہے جو عرصہ سے ویران اور کہنڈر پڑا تہا - اوسنے معمار اور مزدور بہیجکر عمارات کو درست کرادیا اور فقیر وغنی تاجر وصناع کل اہالی بحرین اوسمین آبسے - اور زبارہ مدت مدید کے بعد پہر آباد شہر ہوگیا - لیکن مہاجرین کو ایک سخت دقت درپیش آگئی اُنمین سے تقریباً ۱۵۰ سو کنبے شکار صدف پر گذارہ کرتے تہے اور شکار کا موسم مہاجرت مین گذر گیا تہا جس سے اُن لوگونکی حالت فاقہ مستی سے بہت ردی ہوگئی - شیخ قاسم کو جب اسکی خبر ہوئی تو اُسنے اہالی عرب کی معمولی دریادلی سے کام لیکر ہر ایک کنبہ کی لئے تین تین سو روپیہ نقد اور اسقدر خرما - گندم اور چاول جو آیندہ موسم تک کفایت کرین بہیجدیئے - اور قرضہ کی ادائیگی کے لئے تین مساوی سالانہ قسطین کردین - شیخ مذکور نے زبارہ کو بہی اپنے خرچ سے تعمیر کرایا تہا - اس سے اُسکی دولت وثروت کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے -

"ادہر جب انگریزون کو اہالی بحرین کی مہاجرت اور شیخ قاسم کے سلوک کی خبر ملی تو انہون نے دو جنگی جہاز قطر کو بہیجکر شیخ کو کہلا بہیجا کہ اگر ۲۴ گہنٹونکے اندر دس لاکہ روپیہ اونکیا تو زبارہ پر گولہ باری کیجائیگی اور باشندے پہر بحرین مین بہیجدیئے جائینگے - شیخ نے اس مطالبہ سے حیران ہوکر دریافت کیا کہ اس تاوان اور دہمکی کا باعث کیا ہے تو جواب دیا گیا کہ انگریزی رعیت کا اسقدر قرضہ ان مہاجرین پر باقی ہے - اسپر شیخ نے یہ عقلمندانہ جواب دیا کہ کل مقروضون کی اسمواری فہرست معہ تشریح قرضہ جو ہر ایک کے ذمہ واجب ہے میرے حوالہ کیجائے - مین ہر ایک شخص کو جسکا نام فہرست مین ہوگا بحرین مین بہیجدونگا - وہان اُنکے متعدی قاضی کے روبرو پیش کئے جائینگے - جو کچہہ وہ فیصلہ کرے گا - مین اُسکے مطابق روپیہ ادا کردونگا - انگریزی بیڑہ نے اس امر کو قبول نکیا اور میعاد مقررہ تک قطر کے سامنے لنگرانداز رہکر بعد ازان بندر زبارہ کو چلدیا - اور وہان پہونچتے ہی ڈیڑہ گہنٹہ کامل گولہ باری کرکے شہر کو دوبارہ ویرانہ وکہنڈر کردیا - اور جو لوگ بہاگ سکے تہے وہ سب کے سب ہلاک ہوگئے - جو شہر سے بہاگ گئے تہے اُنکو فوج نے خشکی پر اترکر گرفتار کرلیا اور وہ پہر بحرین مین پہونچادیے گئے - اور اسطرح سے شیخ قاسم کے ساڑہے چہ لاکہ روپیہ پر پل مین پانی پہر گیا - اور دوسری طرف دولت انگلشیہ نے حاکم بحرین سے مطالبہ کیا کہ اسکی رعیت کو واپس لانیکے لئے زبارہ پر جو گولہ باری کیگئی ہے اُسکا خرچ بحساب فی گولہ پانسو روپیہ ادا کرے - اور گولونکی تعداد کی تعیین جہازات کے کپتانون پر چہوڑی گئی - یہ مطالبہ سنکر عیسی کے ہوش اڑ گئے اور اوسنے بمنت وسماجت دو لاکہ روپیہ پر رضامند کرلیا - مگر وہ اسکا دسواں حصہ بہی ادا کرنیکی استطاعت نرکہتا تہا - چنانچہ ادائے قرضہ کے لئے جو سود سے دن بدن زیادہ ہوتا جاتا تہا محاصل کا انتظام انگریزی قونصل کے سپرد کردیا گیا کہ بعد وضع خرچ فاضلہ آمدنی قرضہ مین مجرا لیجائے - جزائر پر انگریزی حمایت قایم ہوگئی - اور قونصل کا عہدہ منسوخ ہوکر اُسکا نام مشیر حاکم رکہا گیا - اور چونکہ دولت انگلشیہ دولت عثمانیہ کی صادق رفیق تہی - اُسنے جزیرہ کو حمایت مین لیتے ہی شیخ عیسے کو حکم دیا کہ ہلالی جہنڈے کی جگہ دوسرا نشان اختیار کرے - اسی طرح جزائر بحرین کی باشندگان کو جن کے پاس چہوٹی بڑی تقریباً چار سو کشتیان ہین اپنے جہازون سے ہلال کا علم دور کرکے نیا جہنڈا لگانیکا حکم دیا گیا"

باقی حالات آفندی مذکور الصدر مین پہر تحریر کرنیکا وعدہ کرکے اپنے مضمون کو سردست یہانپر ختم کردیا ہے اسمین بعض واقعات کے اسباب بتانے مین اونسے "عمداً یا سہواً" جو غلطیان ہوگئی تہین اونکی تابہ امکان اصلاح کردی گئی ہے - اور ناظرین کی آسانی کے لئے زیر بحث علاقہ کا نقشہ بہی دیدیا گیا ہے - جسوقت آفندی موصوف کی دوسرین تحریرین موصول ہونگی تو وہ بہی ہدیہ ناظرین کیجائینگی - انمین اگرچہ بہت سے تاریخی سقم ہین تاہم اس اسلامی علاقہ کی متعلق جسکی طرف عام مسلمانون کو ابتک بہت کم توجہ ہوئی ہے اُسنے فی الجملہ بہت کچہہ مفید واقفیت اور آگاہی حاصل ہوسکتی ہے +

منقولات

مراکو کے جیلخانونکا حال

اخبار ڈیلی گرفک کے ایک وقائع نگار نے ٹانجیر کے جیلخانہ کا حال لکھا ہے - وہ کہتا ہے کہ جب میں اس جیلخانہ کو دیکھنے گیا ہوں - تو اس میں کوئی ایک سو اسی مرد و زن مقید تھے - گورنمنٹ کی طرف سے ان کو ایک روٹی کا ٹکڑا ملتا ہے - اور پانی وہ خود مول لیتے ہیں - میرے جانے سے پہلے تین روز سے قیدیونکو روٹی کا ٹکڑہ جو ہر ایک کو ملتا تھا - بند کر لیا گیا تھا - خواہ اس سبب سے کہ کوئی خاص سزا ان کیلئے یہ تجویز کیگئی تھی یا اس میں کسی بد دیانت اہلکار کی سازش تھی - جن قیدیوں کے کوئی رشتہ دار یا دوست آشنا تھے کہ ان تک کھانا پہنچاتے وہ فاقہ مر گئے تھے - جب میں نے یہ سنا کہ اسبات کی اجازت ہے کہ جو کوئی جیلخانہ کو دیکھنے جائے وہ قیدیونکو روٹی دے - تو میں نے بھی کچھ کھانا ہمراہ لیجانے کا انتظام کیا - اور دو سو گرم گرم روٹیاں ہمراہ لیکر میں جیلخانہ کے دروازہ پر پہنچا - جب تاریکی میں دیکھنے کی تھوڑی دیر میں میری آنکھوں کو عادت ہو گئی - تو میں نے دیکھا کہ کئی کوڑی مرد اور لڑکے پاؤں میں زنجیر پڑی ہوئی بیٹھے ہوئے کچھ ٹوکریاں بن رہے تھے جسکو بیچکر وہ روٹی مول لیں - اُن قیدیوں میں بعض متوسط درجہ کے بھی تھے - اُن کے سر و پیر وہی پگڑیاں موجود تھیں جو قید سے پہلے پہنے ہوئے تھے +

جب میرے رہنما نے کھڑکی میں سے جھانکا تو کچھ عورتیں اور بچے روتے ہوئے ہمارے پاس آئے - ایک اچھی صوت کا قیدی ہمارے پاس آیا اور ہمسے بیان کیا کہ میں بہت بیمار ہوں - یہ شخص کسی قوم کا سردار تھا - جسنے سرحد پر کچھ فساد کیا تھا - اور اب وہ عام مجرمین کے ساتھ قید میں ڈالدیا گیا تھا - کوئی شخص شراب بیچنے کے لئے - کوئی کسی چھوٹے سے قرضہ کے لئے اور بعض بیوجہ قید میں تھے +

غرضکہ جیلخانہ کے سپاہی نے دروازہ کھولکر ایک قیدی کو بلایا اور ہم نے روٹیاں اُسکے حوالہ کر دیں سینکڑوں ہاتھ روٹیوں کو دیکھکر پھیل گئے جنکی صورتوں سے فاقہ کشی ظاہر تھی - جو تھوڑی بہت روٹی ہر آدمی کے حصہ میں آئی وہ کھاکر انہوں نے اور مانگی لیکن جب اُن سے یہ کہدیا گیا کہ اور قیدیونکا حصہ باقی ہے تو اُن بیچاروں نے اُتنے ہی پر اکتفا کیا اور خدا کا شکر کیا - بادشاہ کو اور روٹیاں تقسیم کرنیوالونکو ہزاروں دعائیں دیں - یہ جیلخانہ اندر سے ہمنے بہت صاف پایا جسکی امید نہ تھی - چھت سے ایک لمپ لٹک رہا تھا - مگر چونکہ جیلخانہ کا کمرہ بڑا تھا اس سبب سے باوجودیکہ اس لمپ کی روشنی بہت کم تھی معلوم ہوتا تھا کہ حال میں اس کمرہ میں سفیدی کی گئی ہے +

اب ہم دوسرے کمرہ کو دیکھنے گئے - یہاں ادنے درجہ کے لوگ تھے - پہلے جیلخانہ کے مقابلہ میں یہ جیلخانہ جہنم تھا - نہایت ہی تاریک اور میلا تھا - جسکی بوئے بد سے طبیعت پریشان ہوئی جاتی تھی یہاں جو روٹی تقسیم کیگئی تو اور بھی زیادہ خوشی سے لیگئی - حقیقت میں اُن غریبوں کو دیکھکر ہندوستان کے فاقہ زدہ لوگوں کی صورت یاد آتی تھی - بہت سے تو سوکھکر بالکل ڈھانچ ہو گئے تھے - اس جیخانہ میں کم سن آدمی زیادہ تھے - اس سبب سے روٹی کی تقسیم کیوقت بمشکل تمام انتظام قائم رکھا گیا - اب ہمارے پاس صرف چند روٹیاں رہگئیں - یہ روٹیاں اُن عورتوں کے لئے بچائی گئی تھیں - جو علیحدہ مکان میں قید تھیں اور جنکو میں پردہ کے سبب نہیں دیکھ سکا - میں نے سنا کہ آجکل صرف سات عورتیں مقید ہیں اور کسی سال میں دس عورتوں سے زیادہ کبھی مقید نہیں ہوئیں - جیلخانہ کے باہر قیدیونکی عورتونکی جھونپڑیاں پڑی ہوئی تھیں +

میں نے اس جیلخانہ کی خرابیاں پہلے سے سنی تھیں اس سبب سے مجھکو زیادہ تعجب نہیں ہوا - قصبہ میں ایک پاشا رہتا ہے اسپین کی جنگ سے پہلے قصبہ میں ہر یہودی ننگے پاؤں جانے پاتا تھا اور کوئی عیسائی گھوڑے پر سوار ہو کر نہیں گذرنے پاتا تھا - اب بھی اسکی حدود میں کوئی عیسائی یا یہودی نہیں رہنے پاتا - قیدیونکو نہ صرف کھانے کی تکلیف ہے بلکہ حقیقت میں اُنکی قید کی مدت صرف حاکم کی مرضی پر منحصر ہے - کوئی مکمل تحقیقات جرایم کی نہیں کیجاتی - سنگین جرایم کے مجرم اور خفیف جرائم کے مرتکب - سب کی قید تکلیف میں یکسان ہے - جب قیدیونکو جیلخانہ میں لاتے ہیں تو ہر قیدی کے گلے میں ایک طوق آہنی ہوتا ہے اور اسمیں زنجیر پڑی ہوتی ہے - بہت سے قیدی جب اکٹھا ہو جاتے ہیں تو اُنکو جیلخانہ میں لاتے ہیں - پہلے تو یہ قاعدہ تھا کہ اگر رستہ میں کوئی قیدی گر پڑتا تھا - اور غشی کے سبب سے نہ اُٹھتا تھا - تو آسانی کے لئے اُسکا سر کاٹ ڈالا جاتا تھا اور حاکم جیلخانہ کو قیدیونکی گنتی میں سرگنا دیا جاتا تھا - پھر سر کے کاٹنے میں اثبات کا لحاظ نہیں کیا جاتا تھا کہ اُسکا جرم خفیف ہے یا سنگین - تحقیق ہے یا مشکوک - یہ نہیں معلوم کہ یہ دستور اب بھی جاری ہے یا نہیں مگر کچھ تعجب نہیں کہ اب بھی جاری ہو +

(از روزانہ دھلی)

باغیانہ مضامین کی اشاعت

سرکار چاہتی ہے کہ ڈاکخانہ کے ذریعہ سے مغویانہ مضامین کی اشاعت نہ ہو - اس وجہ سے ڈاکخانہ کے افسران کو اختیار دیگی کہ جس تحریر کو باغیانہ سمجھیں بذریعہ ڈاکخانہ جانے سے روکیں - سوال یہ ہے کہ فیصلہ کون کریگا کہ کوئی تحریر باغیانہ ہے یا نہیں ؟ ڈاکخانہیں بھی ایسے لوگونکی کمی نہیں ہے جو اپنے اہل ملک کے حقوق پامال کر کے اسکے خواہاں نہ ہوتے ہوں کہ سرکار اُن سے ساتھ رعایت کرے - کیا ایسے لوگوں کے ہاتھ میں کل ملک کی آزادی چھوڑ دیجائیگی - جدید قانون ڈاکخانہ میں جو اسوقت کونسل وائسرائے میں پیش ہے - علاوہ متذکرہ بالا دفعہ کے یہ بھی ایک دفعہ جدید بڑھائی جائیگی کہ جسوقت ملک میں کوئی عام شورش دیکھی جائے - اُس وقت افسران ڈاکخانہ کو خاص اختیارات حاصل ہونگے کہ وہ جس تحریر یا مطبوعہ کاغذ کو چاہینگے روکدینگے - اس امر کے فیصلہ کے لئے کہ آیا اسکا وقت آگیا ہے یا نہیں - کہ کاغذات کی اشاعت روکی جائے چیف سکرٹری گورنمنٹ کو اختیار دیا جائیگا - یہ اختیار نہایت وسیع ہے اور پوسٹل ایکٹ کی ترمیم سے آئے دن اختیارات پریس وڈاکخانہ جسکے درمیان اختلاف پیدا ہوگا - صرف مجسٹریٹوں ہی کے اختیار میں نہیں بلکہ پوسٹماسٹر جنرل تک کے اختیارات میں یہ امر ہوگا کہ جس اخبار کو چاہیں اشاعت سے روک دیں + صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ سکرٹری آف سٹیٹ اکالونیز نے انڈیا آفس کی خواہش سے حکم دیا ہے کہ کوئی کاغذ کناڈا سے ہندوستان کو ایسا نہ بھیجا جاوے جس سے بغاوت پیدا ہو جائے - سرکار کو معلوم ہوا ہے کہ کناڈا کی آزاد سوسائٹی سے جو اس غرض سے قائم ہوئی ہے کہ بجائے انگلستان کے تعلق رکھنے کے امریکہ سے بھی تعلق پیدا کرے ہندوستانیوں نے خط و کتابت شروع کی ہے - شاید آزادی حاصل کرنے کے لئے خط و کتابت کی ہے - جس خط و کتابت کو سونگھنا چاہیئے - مگر بجائے اسکے گورنمنٹ اشارہ اور کنایہ سے مطلب ظاہر کرے - بہتر ہوگا اگر وہ ظاہر کرے کہ کون ہندوستانی ہیں جو چاہتے ہیں کہ کناڈا کے مفسدین سے شرکت کریں - ملک اور گورنمنٹ دونوں کے لئے بہتر ہے کہ ایسے لوگوں کے نام ظاہر کئے جائیں تاکہ ایسی حرکات کا بآسانی تدارک ہو سکے +

(از ہندوستانی لکھنؤ)

CHAMBERLAINS PAIN BALM.

چیمبرلینس پین بام

(چیمبرلینس صاحب کی دوائی دافع درد)

(امریکہ میں بنائی ہوئی)

تمام دنیا میں ہر قسم کے درد کے فوراً دفع کر دینے کے لئے مشہور ہے - خصوصاً ہر قسم کے گنٹھیا - کبر آپن - موچ - لنگڑاپن اور ورم کے لئے مفید ہے - زخم چوٹیں جلے ہوئے مقامات بھی اچھے ہو جاتے ہیں - درد سر - درد دندان - درد گوش کے لئے نافع ہے - درد پہلو اور پشت کا بھی بہت اچھا علاج ہے - غرض نہایت عجیب دافع درد دوائی ہے +

قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ بڑی بوتل دو روپے +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سعد اگراد ویات امرتسر سے مل سکتی ہے

اسلامی خبریں

مظلومین کریٹ و مجروحین عساکر عثمانیہ کے لئے یکم نومبر ۱۸۹۷ء سے ۱۷ جنوری ۱۸۹۸ء تک مع ۱۳ صہ بقایا کل ۱۱ صہ روپیہ دفتر وکیل میں جمع ہوئے تھے - اُن میں سے ۵ صہ روپیہ ۲۸ - جنوری کو بذریعہ رجسٹری آنریبل حسین کامی بے آفندی ٹرکش قونصل متعینہ کراچی کی معرفت قسطنطنیہ روانہ کئے گئے ہیں - موازی ۱۳ صہ خرچ رجسٹری وضع کرنیکے بعد اب دفتر وکیل میں یہ باقی موجود ہیں اور اب تک کل آٹھ سو پچیس روپیہ قونصل ممدوح کی وساطت سے وکیل کے دفتر سے قسطنطنیہ کو بھیجے گئے ہیں - ہمارے معزز ہمعصر پیسہ اخبار کے دفتر میں اسی کار ثواب کے لئے آٹھ سو اکتالیس روپیہ کچھ آنے جمع ہوئے تھے جن میں سے آٹھ سو روپیہ مینیجر اخبار مذکور نے بھی ہفتہ گذشتہ میں آنریبل موصوف کی خدمت میں جو عنقریب آستانہ علیہ کو واپس تشریف لیجانے والے ہیں ارسال کر دیئے ہیں - باقی ماندہ رقم وہ کتب ذکر المعظو کی قیمت اور جو مزید چندے وصول ہوں اُن کے ساتھ ملا کر ارسال کرینگے - جزاھم اللہ جزاً خیراً +

قسطنطنیہ کے پرمٹ خانہ میں قلت جگہ سے انگریزی تجارتی اسباب کو جو ہرج پہنچتا تھا - اُسکا انتظام افسران منتظمہ نے حتی الامکان بخوبی کر دیا ہے - جسوقت یہ شکایت پہلے وکیل میں درج کیگئی تھی - اندنوں اسی کشتیاں اسباب سے پُر گھاٹ پر کھڑی رہتی تھیں - ایک ہفتہ کے بعد اُنکی تعداد صرف پچاس رہگئی اور اسکے ساتھ ہی جو اسباب تو میہ جہازوں سے اُترتا تھا وہ بھی برابر ساتھ کے ساتھ گودام گھروں میں پہنچا دیا جاتا تھا - افسران پرمٹ کی اس مستعدی نے مخالفین کے اس الزام کی بے بنیادی کو واضح کر دیا ہے کہ ترک انگریزی تجارت کو نقصان پہنچانے کے لئے عمداً ایسا کرتے تھے +

عثمانیہ بیڑہ جہازات کا دوسرا ڈویژن جنوری کے پہلے ہفتہ میں سالونیکا سے قسطنطنیہ اور اُسکی جگہ اول ڈویژن سمرنا سے سالونیکا پہنچگیا ہوگا +

قسطنطنیہ کے کارخانہ ریتون بورنو میں پچھلے دنوں ۲۵ توپیں تیار کیگئی تھیں - اِن میں سے ہر ایک کی نالی کا قطر ۳ - انچ یا ۱۲½ سنٹی میٹر ہے - یہ توپیں ۲۶ - دسمبر کو کارخانہ سے میدان چاچلجہ کو آزمائش کے لئے بھیجی گئیں - امتحان کنندہ کمیشن میں جنرل جمال پاشا - جنرل عزت پاشا - جنرل محمود پاشا - کرنیل انگلس بے (انگریز) اور کئی دیگر افسر شامل تھے - توپیں امتحان میں پوری اُتریں +

صوبہ بصرہ کی جندارمہ (فوجی پولیس) میں گھوڑ چڑھوں کا ایک دستہ ایزاد کیا گیا ہے - یہ ایزادی بھی غالباً فساد الاحساء سے تعلق رکھتی ہے +

عثمانیہ امپیریل بنک جسکے حصہ دار بالعموم انگریز ہیں چار کروڑ پونڈ سے صرافی کا بیوپار کرتا ہے - مگر اسکا سرمایہ ایک کروڑ دس لاکھ پونڈ ہے +

یونانی اسیران جنگ ۲۱ - دسمبر کو قسطنطنیہ سے یونان کو روانہ ہو گئے - انکو خلافت پناہی کی طرف سے نقد عطیات ملنے کی خبر پہلے درج ہو چکی ہے - یہ لوگ سلیمیہ بارکوں میں رکھے گئے تھے - وہاں کے افسروں نے بروقت سوانگی اُنسے ہمدردی کا اظہار کیا - اور اسیروں نے امیر المومنین کی نوازش خسروانہ اور ترکی افسروں اور سپاہیوں کے مشفقانہ اور برادرانہ سلوک کا شکریہ ادا کیا - چونکہ اُن میں سے سولہ سپاہی بیمار تھے - امیر المومنین نے راستہ میں اُن کی خبر گیری کے لئے ڈاکٹر ناظم بک کو اُن کے ہمراہ ارسال فرمایا - ۲۳ - دسمبر کو ۲۰۲ ترکی سپاہی جو یونانیوں کے پاس اسیر تھے اتھنز سے جہاز پر قسطنطنیہ پہنچگئے - خلیفۃ المسلمین نے انکی مشایعت کے لئے اپنے ایک یاور کرنیل محمد بے کو ساحل پر روانہ فرمایا +

لیل معراج کی تقریب سعید پر عثمانیہ گورنمنٹ نے اُن غربا میں جو بابعالی کے قرب جوار میں آباد ہیں خیرات تقسیم کی +

قسطنطنیہ کے حربی میڈیکل کالج سے سالگذشتہ ۶۳ طلبا نے آخری امتحان پاس کیا ہے - ۲۶ - دسمبر کو ڈپلومے تقسیم کرنے کے لئے جلسہ کیا گیا - مارشل ذکی پاشا افسر اعلے توپخانہ و ڈائرکٹر جنرل مدارس حربی صدر مجلس تھے - مشیر ممدوح نے طلبا کو اُن کے نئے فرائض کے متعلق جواب اُنپر عائد ہو گئے ہیں - فصیح و بلیغ اور موثر تقریر میں نصیحت کی - اسکے بعد طلبا سے اُن کے مذاہب کے مطابق قرآن کریم - انجیل اور قوم و ملت پر وفاداری اور نمک حلالی کی قسم لے کر اُنکو ڈپلومے عطا کئے گئے - گریجوایٹوں میں ۵۲ مسلمان - ۶ یہودی - اور ۵ عیسائی تھے - خاتمہ پر سلطان المعظم کی درازی عمر کے لئے دعا مانگی گئی اور اُسی دن یہ گریجوایٹ کپتانوں کی وردی پہنکر سر عسکر تمیں حاضر ہو گئے - تاکہ وزیر حرب حسب ضرورت اُنکو فوج کی مختلف پلٹنوں میں مقرر کر دیں +

البانیا میں سب طرح سے امن ہے - صرف ایک قبیلہ مؤسومہ مردی کے اکثر افراد ابھی تک باز نہیں آئے - چنانچہ گورنر البانیا اُس ضلع کے انتظام میں جہاں یہ قبیلہ رہتا ہے حسب اقتضائے وقت ردوبدل کر رہے ہیں - دسمبر کے اخیر میں ۲۱۳۸ نیز و سپاہی ایدن سے ضلع کوسووا (واقع البانیا) کو روانہ ہوئے تھے -

افواج مقیمہ یمن کے لئے اوارہ مخصوصہ کے جہاز مقررہ پر ۲۷ - دسمبر کو سان درسد بندر پریویسا کو بھیجا گیا +

قسطنطنیہ کے مدرسہ حربی بنکالڈی سے سن گذشتہ میں ۵۹۰ طلبا نے آخری امتحان پاس کیا جنکو مارشل ذکی پاشا نے افسران و پروفیسران کالج کی موجودگی میں ۲۰ - دسمبر ۱۸۹۷ء کو حلف لیکر ڈپلومے عطا کئے - ان کامیاب طلبا یعنے گریجوایٹوں میں سے ۵۵۰ انفنٹری (فوج پیدل) اور آرٹلری (فوج توپخانہ) میں - ۱۶ جنرل سٹاف (ارکان حرب) میں اور ۲۴ محکمہ حفظان صحت عساکر میں بعہدہ لفٹنٹی مامور کئے گئے ہیں +

ولائت طرابلس الغرب (واقع شمالی افریقہ) کے قصبہ جنگو میں فوجی بارکیں تعمیر کیگئی ہیں ولائت مذکورہ کے دیگر مشہور قصبات میں بھی بارکیں اور گرہاں بنائی جانی شروع ہو گئی ہیں - اس ولائت میں دسمبر ۱۸۹۷ء تک چار لاکھ روپیہ سے زیادہ رقم اعانت عسکریہ کے فنڈ کے لئے جمع ہو چکی تھی +

بلاد عثمانیہ کے سواحلی قصبوں کے درمیان ابھی تک اکثر تجارتی جہاز بطور خود لوگوں کی چٹھیاں اور پارسل لیجاتے ہیں - محکمہ تار و ڈاک نے تنگ آکر آخر افسران پرمٹ خانجات کے نام حکم صادر کیا ہے کہ جہاز کے بندر میں داخل ہونے پر تمام اس قسم کے کاغذات کو ضبط کر کے عثمانی ڈاکخانوں میں دیدیا کریں - ان لفافوں پر اُن ممالک اجنبیہ کے ٹکٹ چسپاں ہوتے ہیں جنکے جہاز وہ سپرد کئے جائیں - اُنپر مطلقاً کوئی ٹکٹ نہیں ہوتا - جسکے عوض غالباً نقد معاوضہ اہل جہاز کو دیدیا جاتا ہوگا -

ادارہ مخصوصہ کے علاوہ ٹرکی میں ایک اور مشہور کمپنی جہازرانی کی ہے - جسکا نام شرکت خیریہ ہے - گورنمنٹ عثمانیہ نے یہ کمپنی اپنی حمایت میں قائم تو اس غرض سے کی تھی کہ ترکی رعایا بالخصوص ترک لوگ اسکے حصہ دار بنیں - مگر جب ان لوگوں نے کچھ پروا نکی اور یورپین متمول اسکے حصہ بھی بکثرت خریدنے لگ گئے تو گورنمنٹ مذکورہ نے مجبور ہو کر خود اُسکے باقی ماندہ حصص خرید کر لئے - جس سے ادارہ مخصوصہ کیطرح اسکا انتظام بھی گورنمنٹ کے ہاتھ آگیا - یہ کمپنی گو یورپ کی مشہور و معروف کمپنیوں کے پاسنگ بھی نہیں تاہم بجائے خود بہت کام دے رہی ہے اور ساحلی تجارت کا معتدبہ حصہ اس شرکت کے ہاتھ میں ہے - ترکی اخبارات راوی ہیں کہ کمپنی مذکورہ کے انجینیروں کی نسبت صیغہ امیر البحری نے حکم نافذ کیا ہے کہ اُنکی لیاقت اور قابلیت کی آزمائش کیلئے انکا امتحان لیا جائے +

قسطنطنیہ کے سول میڈیکل کالج کے آخری امتحان ۲۱ - دسمبر کو ختم ہو گئی تھی - ڈپلومے دوسرے یا تیسرے دن تقسیم کر دیئے گئے ہونگے +

سالونیکا کے مجوزہ پختہ بندرگاہ کا بنیادی پتھر حکام ضلع کی موجودگی میں ۱۹ - دسمبر ۱۸۹۷ء کو رکھا گیا - یہ تجویز کئی برسوں سے زیر غور تھی - جسکا عمل درآمد اب شروع ہوا ہے +

مکہ معظمہ میں دسمبر کی تیسری ہفتہ میں تین سو حاجی جاوا سے اور نو حاجی جنوبی افریقہ کے ملک کیپ کالونی سے وارد ہوئے - امیر المومنین آسائش حجاج کے لئے جو عظیم الشان سرا تعمیر کر رہے ہیں - وہ عید الاضحےٰ سے پہلو مکمل ہو جائیگی - اس دار الحجاج میں چھ ہزار حاجی باآسائش تمام رہ سکینگے - دسمبر کے آخری دو ہفتوں میں حجاز میں متواتر بارش ہوتی رہی ہے +

وزارت داخلیہ عثمانیہ نے صوبجات کی تمام میونسپل شہروں میں انسپکٹر حفظان صحت مقرر کرنیکا فیصلہ کیا ہے - انسپکٹر کی تنخواہ آٹھ پونڈ عثمانیہ ماہوار ہوگی - اور اسکا فرض ہوگا کہ اپنے علاقہ کی صحت کی باقاعدہ اطلاع دیتا رہے +

روسی علاقہ کوہ قاف کے صدر مقام بلیس سوت پول کی عدالت فوجداری نے ان چرکس قزاقوں کے مقدمہ کو جو تین پولیس افسروں کے قتل کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے ۶ - دن میں ختم کر کے ۱۳ - دسمبر کو محمد صالح اور محمد کریم کو سزاء موت دی - جو دوسرے دن پھانسی دیدیئے گئے - یہ دونوں بڑے مشہور ڈاکو تھے - انکے علاوہ علی کبر طاغی کو حبس دوام اور شفیع علی اور مشہد بوداغ کو پندرہ پندرہ برس کی قید بامشقت کی سزا دیگئی - باقیماندہ بری کر دیئے گئے - حکام کی اس مستعدی اور نیز رعایا کو اسلحہ دیدیئے جانے سے قزاقوں کی تاخت و تاراج میں بہت کمی ہوگئی ہے - روس میں امسال اندیشہ ہے کہ پیداوار بہت کم ہوگی +

سمرنا کا بہ لائن کی جدید شاخ اللہ شہر تک مکمل ہوگئی ہے - یہ مقام سمرنا سے ۴۲۰ کیلومیتر (۳۳۶ میل) ہے +

عثمانیہ گورنمنٹ نے اپنے ملک میں صنعت و حرفت کو فروغ دینے کیلئے سنہ ۱۲۹۰ ھجری میں ایسی کلوں اور خام مصالح و اشیا کا محصول درآمد دس سو نکے واسطے معاف کر دیا تھا - جو کارخانوں کے لئے ممالک غیر سے داخل ہوں - یہ میعاد بعد میں ۱۳۰۶ھ اور پھر ۲۲ - رجب سنہ ۱۳۱۵ (۱۸۹۷ء) تک بڑھا دیگئی تھی - ترجمی اخبارات مخبر ہیں کہ گورنمنٹ اس میعاد کو پھر اور دس برس تک بڑھانیکا ارادہ رکھتی ہے - کیونکہ عثمانیہ کارخانوں کی حالت ابھی ایسی مضبوط نہیں ہوئی کہ وہ ممالک غیر کے کارخانوں سے مقابلہ کر سکیں -

دستگیری مظلومین کریٹ کے لئے دار الخلافہ سنیہ میں ۲۴ نومبر تک ۴۲۰۱۷۳ قرش (۶ قرش = ایک روپیہ) - اعانت عسکریہ کے فنڈ میں ۵۳۳۳۷۸۸ قرش اور اولاد شہداء و مجروحین عساکر کے لئے ۴۳۰۶۶۶۲ قرش چندہ جمع ہوا +

طرابلس الغرب کے اکثر عالی ہمت باشندوں نے ولائت مذکور کی فوج سلوان دستوپخانہ کیلئے بیش قیمت گھوڑے دیئے ہیں - جب اس ہدیہ کی خبر امیر المومنین کو پہنچی تو جلالت مآب نے ان گھوڑوں میں سے چار ملاحظہ سلطانی کیلئے استنبول بھیجدیجانیکا حکم صادر فرمایا -

جمیع ممالک عثمانیہ کی زرعی خوشحالی اور باشندوں کی فارغ البالی کی ثبوت میں بطور نظیر پہلے ایک ضلع کی امسالہ اور گذشتہ سال کی آمدنیاں بالمقابل دکھائی جا چکی ہیں - اب بطور مزید ثبوت ولائت شام کے ضلع حمص کی آمدنی درج کیجاتی ہے - ضلع مذکور میں ۱۲ - اگست سے ۹ - دسمبر ۱۸۹۷ء تک خزانہ سرکاری میں محاصل اراضی وغیرہ کی بابت ۱۶۴۲۵۰۰ قرش یعنے سال قابل کی اسی عرصہ سے ۵۲۶۶۳۵ قرش زیادہ داخل ہوئے - باوجودیکہ سال قابل کی آمدنی میں پچھلے سال کے محاصل کے بقائے بھی داخل تھے - اور ۱۸۹۷ء کی اس چہار ماہہ آمدنی میں صرف مطالبات حالیہ وصول کئے گئے - اور اسکے علاوہ عالی ہمت باشندوں نے ۱۹۶۰۰۰ قرش اعانت عسکریہ کے فنڈ میں اور کئی ہزار قرش مالیت کا غلہ اور پارچہ مفلوکین کریٹ کے لئے بھی عطا کیا +

افغانستان کی افواج کی بنت ۱۸۹۸ء کی جنگی اینوال میں حسب ذیل تحریر کیا گیا ہے :- افغانی افواج کی موجودہ ترتیب و ترکیب امیر عبد الرحمن نے ۱۸۸۵ء میں شروع کی تھی - فوجی اصلاح و درستی کیلئے پچھلے برسوں بالخصوص ۱۸۹۶ء میں بہت مستعدی سے کام لیا گیا - اور رنگروٹوں کی بھرتی کرنے کے لئے یہ نیا قاعدہ جاری کیا گیا کہ ہر سال کل آبادی میں ہر آٹھویں مرد پر فوجی خدمت لازمی کر دیگئی - پس اگر کل آبادی ۶۰ لاکھ اور بالغ مردوں کی تعداد ۶ × ۱۰ × ۱۰ لاکھ فرض کر لیجائے تو اس طرح ہر سال ۷۵ ہزار آدمی یعنی کل آبادی میں سے ۱/۴ فیصدی فوج میں نئے داخل ہوا کرینگے - خاص کابل میں بحالت صلح ۶۰ ہزار فوج رہتی اور آٹھ ہزار سوار جملہ ۶۸ ہزار فوج نظام مقیم رہتی ہے - پچھلے دو برسوں میں ہرات - کابل - فراہ - قلعہ میمنہ - قندھار اور غزنی کے قلعبندیوں اور استحکامات کو خوب مضبوط کر دیا گیا ہے - خاصکر ہرات کو انگریزی طرز پر ایسا محفوظ و مضبوط - اور وہاں کے میگزینوں کی حفاظت کا ایسا عمدہ انتظام کیا گیا ہے کہ اگر روسی اسپر حملہ آور ہوں تو باقاعدہ محاصرہ کے بغیر اسے فتح نہیں کر سکینگے +

اطالیہ پر فتح پانے سے حبش بھی قائم بالذات سلطنتوں کے زمرہ میں داخل ہوگیا ہے - اور اسکی افواج کا ذکر اب پہلے مرتبہ متذکرہ بالا اینوال میں کیا گیا ہے - جسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نجاشی کے پاس بیقاعدہ سپاہ کے علاوہ ڈیڑھ لاکھ قابل مصاف فوج ہے - مگر رائفلوں کی مقدار کی تعیین ابھی نہیں کی جا سکتی - جنگ اطالیہ میں حبشی فوج کے پاس مختلف قسموں کی اسی اور نوے ہزار کے درمیان رائفلیں تھیں - حبشی فوج کا ایک حصہ ابھی تک صرف برچھی اور ڈھال سے مسلح ہے - مگر ممالک یورپ کی کارخانوں کا طفیل حبش کو جلد عمدہ اور وافر اسلحہ ضرورت سے زائد بہم پہنچ جائینگے - اور روسی و فرانسیسی اتالیقوں کی نگرانی میں سپاہی قواعد دان بھی اچھے ہو جائینگے - حبش کے پاس ابھی تک صرف چوبیس یا پچیس ۲ میکسم اور چند امریکن توپیں ہیں - تمام ملک میں اسلحہ بنانے کا کوئی کارخانہ نہیں - نجاشی کے پایہ تخت شوا میں فقط سیاہ بارود بنانے کا ایک کارخانہ ہے - ناظرین کو یہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے کہ نجاشی کل ملک پر براہ راست حکمران نہیں حبش کئی بادشاہیوں میں منقسم ہے - ان میں جو سب سے زبردست ہو جاتا اسکا حکمران نجاشی یعنی شہنشاہ حبش اور سپہ سالار افواج بنجاتا ہے - پس مندرجہ بالا تعداد کل بادشاہیوں کی افواج کی ہے نہ کہ اکیلے نجاشی کی - البتہ کل توپخانہ صرف اسی کے پاس ہے +

یکم جنوری سنیچر کی رات کو بغداد میں برف پڑی - بیان کیا جاتا ہے کہ عرصہ تیس سال کے بعد برف بغداد میں پڑی ہے - بہ نسبت اول سالوں کے اس سال سردی بہت پڑی ہے - آج ہی چند کردی حمالوں سے جو کہ ملک عجم کے رہنے والے ہیں - سنا گیا ہے کہ چار سو آدمیوں کا قافلہ جو کہ عجم سے بغداد کو آ رہا تھا سب کے سب معہ گدھوں اور خچروں و گھوڑوں کی رات کو وقت راستہ میں برف سے دبکر مر گئے + (نامہ نگار بغداد)

اسکندر شاہین ایڈیٹر مصری اخبار الرای العام کو خدیو اور ان کی والدہ کی توہین کرنے کے جرم میں - ۶ - ماہ قید اور ۱۰ پونڈ جرمانہ کی سزا دیگئی ہے +

سردار عجیز نے باتفاق ای لارڈ کرومر فیصلہ کیا تھا کہ اخبارات کے خاص نامہ نگار مجوزہ مہم خرطوم کے ساتھ نہ جائیں صرف رائٹر ایجنسی کا ایک نامہ نگار ہمراہ جا سکیگا - مگر انگریزی اخبارات نے اس جابرانہ حکم پر زمین کو سر پر اٹھا لیا - بلکہ

CHAMBER LAIN'S COUGH REMEDY

چیمبرلنس کف ریمیڈی

(چیمبرلنس صاحب کی کھانسی کی دوائی)

(امریکہ میں بنائی گئی)

ہر قسم کی کھانسی - زکام - نزلہ - بچونکی کھانسی - کالی کھانسی - سل - گلے کی کھرکھراہٹ اور ہر وقت کی تھوڑی تھوڑی کھانسی کو بالکل دفع کر دیتی ہے - امریکہ میں تمام ڈاکٹر اس کا استعمال کراتے ہیں - ایک مرتبہ اسکو آزمائیے اور صحت پائیے +

قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ + بڑی بوتل دو روپیہ + تمام انگریزی دوائی فروش فروخت کرتے ہیں +

یہ دوا شیخ فیروز الدین صاحب سوداگر ادویات امرتسر مل سکتی ہے +

مختلف خبریں اور واقعات

جنرل لاکہارٹ ۲۹ جنوری کی دوپہر کو ڈاک گاڑی پر کلکتہ جاتے ہوئے گندمک پہنچا۔ کہاٹ کی طرف سے تمام ایڈریس لیا گیا۔ سرکاری خبر ہے کہ سر جارج میسنر سوات سے واپس آگئی ہے اور سخت تمام سرحد پر کسی جگہ لڑائی نہیں ہو رہی ہے۔ کہ کے علاقہ مہمند کا فساد قوش بجس حد تک بڑھ گیا تھا اگر وہ سرحدی فسادوں سے کوئی تعلق نہیں۔ وکا خیل البتہ ہیں تا کاٹنے اور شنواری لوگوں کو جو سرکار کی طرف سے اُنپر گولیاں چلانے ہیں ایذا پہنچانے میں برابر مصروف ہیں ہیلہ کے سلاریانی کل آفریدی قبائل کے ملک اور نائب جنکی تعداد چھ سو کے قریب ہے۔ جمرود میں سرکاری افسروں صلح یا اطاعت پر مباحثہ کر رہے ہیں۔ جنرل لوکہارٹ اور کرنیل ڈارٹن کی مساعی سے ہے اثر نہ ہوگی ضاحب کے چلے آنے سے خیال آتا ہے کہ وہ غالباً معاملہ سلجھا آئے ہونگے۔ ۲۶ کو جمرود سے خبر آئی تھی کہ وکا خیلیوں شرائط معلوم کرنیکے لئے خط لکھا ہے۔ وکا خیل ۲۳ جنوری کو شنواریوں کی عورتیں اُٹھا کر لیگئے بار بار او درمیان بھی انکی اور وکا خیلیوں کی متواتر شبخونوں کے انسداد کیلئے متعدد چھوٹے چھوٹے قلعے تیار کئے گئے۔ اس انتظام یا کہ آگے سنو رج ہو پوری کامیابی ہوئی۔ اور آفریدیوں کو معلوم ہوگیا کہ اُنکے مطلب اب ہماری فوج نے سمجھ ہیں۔ کپور تھلہ کی فوج ۲۳ کو کپور تھلہ واپس پہنچ گئی۔ خود مہاراجہ نے سٹیشن تک مشایعت کی۔

سی کے قریب افواج کے چارہ کیلئے گندم کے کھیتوں کو سرکاری اہتمام سے آبپاشی کی گئی ہے۔ ہر مویشی قام قتل پر چوپایہ گار قایم کی گئی ہے اُسے آفریدیوں نے اب تک نہیں چھوا۔

سنو رج گرہن ۱۰ سیکنڈ سے زیادہ نہ تھا۔ یہ عرصہ بھی متعدد عکسی تصویریں لینے کیلئے کفایت کر گیا۔

او کران کو فروکرنے کیلئے کراچی سے لڑائی جہاز دو تو پیں ۲۲ جنوری کو ۹ خچریں۔ نو گھوڑے ۸۰ گولندا ڈیسی ڈاکٹر ایک ڈیسی افسر نفٹنٹ پین کی ماتحت بھیجے گئے۔ جہاز چوتھے دن واپس آگیا ہوگا۔

پیشاور کی مسل سرسی اور استقلال لکھتا ہے کہ انگلو انڈین اخبار نویس پر صاحب پر الزام لگانے شروع کر دیئے ہیں۔ مسٹر خیبر کو آفریدی اور انکی دوبڑی خواہین خواص خان دلی محمد افغانی علاقہ چلے گئی ہیں۔ جہاں نے میں پورش کی عمارات نے غیر کا منہ کر دیا جو چیز ہاتھ لگی لوٹ لی جاتے ہیں چنانچہ لنڈی کے لئے جو پانی کے ہوا پائے گئے تھے۔ انہیں بھی اکھاڑ کر لے گئی۔ ان باتوں سے بقول سول جنرل لوکہارٹ اور کرنیل ڈارٹن کی رائے ہوگئی کہ امیر صاحب خالفت قایم رہنے کی مدت خواہ مخواہ ظاہر امداد کرنیسے محترز رہے ہیں سگر در پردہ اپنے آدمیوں کی معرفت قبائل کے ہی ہیں سول مشورہ دیتا ہے کہ اندرونی ملکوں کی جو جائداد پشاور میں ہے اُسے ضبط کر لیا جائے۔ اور امیر صاحب کو ہمدردی فہمائش کیجائے۔ کہ وہ اپنی رفیق گورنمنٹ ہند کی مسلمہ دشمنوں کو ہرگز پناہ نہ دیں۔ یہ کیجاتی ہے کہ آفریدی میں سے ایک۔ یہ بھی شرط کی جائیگی کہ دوران فساد میں جسقدر رائفلیں اُنہوں نے لوٹی ہیں وہ بھی واپس کریں گذشتہ میں بھی بالاوسط ایک رائفل ہر روز لوٹ لیجاتی رہے ہیں۔ مگر سردست تو نکی رائفلیں بھی اُنسے محال ہو رہی ہے۔ ملک تو شاید مان لیں۔ مگر رائفلیں دینے کی متعلق اُنکے لوگ انکار میں ہاتی۔ آفریدی کو مارکے لئے ہی اپنی بندوق جان سے عزیز نہیں۔ بلکہ خود اپنی قوم کو دشمنوں سے ذاتی حفاظت کیلئے بھی بندوق کے لئے لوازمات سے ہے۔ اور بندوق دیدینا اُسکے لئے اپنی جان سے ہاتھ دھو لینے کے برابر ہے۔

سار حیبٹ واکر کی رہائی کے معاوضہ میں وہ پانچ آفریدی جو کوہاٹ میں نظر بند تھے۔ سرکار نے رہا کر دیئے ہیں۔ یہ پنجوں سرکار کے پنشنخوار تھے۔ اور کرپہ کے مقام پر سرکاری فوج کو خود بخود آملے تھے۔

دی کو رم کا مشہور قزاق اور خان چکائی پچھلے دنوں سرکاری افسروں کی اجازت سے وہاں کو جاتا ہے جسم خود جنوبی اور آفریدیوں کی تنبیہ کے لئے تیار کیا گیا تھا جہاں سے وہ چند لی مٹ فورڈ رائفلیں خرید لایا ہے۔ ۲۷ جنوری کو ۵ ساٹھ سی ڈیسی پلٹن کی دو سو دو قین چڑھی گئیں۔ بنوں سے بھی اسلحہ کی متواتر ترقی کی خبریں وصول ہو رہی ہیں

سانیسر میں سورج گرہن کے دن بقول بعض چار لاکھ اور بقول دیگرے ۷ لاکھ یاتری جمع ہوئے تھے کہا جاتا ہے کہ سارا چنیال بھی معمولی حیثیت میں جانے کیلئے تیار تھا۔ سرسٹ انڈیا ریلوے کا انتظام نقص رہا۔ ہزارہا لوگ ٹکٹ خرید کر بھی آخر

پیدل منزل مقصود کو گئے۔ دو دن پہلے کوئی خاص اطلاع نہ کیا گیا تھا اور آخری دو دنوں میں مسافروں کو مال گاڑیوں میں بھیجا گیا۔ بغیر اس کے انتظامی دیر جمی پر خود انگلو انڈین اخبار سخت ماتم کرکے لکھتے ہیں کہ ان پر مصیبت زدہ مسافر کار انگریز ہے ہمدردی کی نسبت کیا کچھ نیک ظن اپنے دلمیں واپس لے جائینگے۔ ایک سٹیشن پر چار ہزار مسافروں کے تھا نہ کمر کیلئے ۶ کی جگہ ایک کیبن پیمول کیا گیا۔ سٹیشن ماسٹر اور ٹکٹ بابو گنتا ہیں اور تحقیقات شروع ہے۔ میلہ میں کوئی واقعات بیماری کی نہوئی۔ صرف ۲ آدمی ذات الجنب سے بیمار ہوئے۔ ایک سٹیشن پر دو ہزار مسافر تین دن رات ٹکٹ لیکر پڑے رہے اور اسی آدھی رات کو پانی پت کے سٹیشن پر ابھی چار ہزار مسافر باقی تھے۔

امساک بارش سے زمیندار سخت گھبرا رہے ہیں۔

کلکتہ کی انجمن انگریزان ڈبرٹش انڈین ایسوسی ایشن نے بھی قانون فتنہ انگیزی کے متعلق تعزیرات ہند کی مجوزہ ترمیموں کی مخالفت کی ہے۔

بمبئی میں وبا کی شدت میں برابر ترقی ہو رہی ہے۔

جنرل لوکہارٹ نے سرکاری مراسلہ میں ۲۰ اکتوبر کے معرکہ دگاہی کے متعلق جنرل ہیٹن مگر مرحوم پر جو بزدلی کا الزام لگایا ہے۔ جنرل کی ایک بہائی نے جو انگلستان میں مقیم ہیں اس کے بگڑ کر ولایت کی اخبارات میں اپنے بھائی کی طرف سے جواب دہی کی ہے۔ ہندوستان کو انگریزی اخبارات بشپ کی سفاہتانہ بے سمجھی پر تاسف کر رہے ہیں۔

سرحدی محاربہ میں گورکھے جمعیتوں میں جمع ہوگئی تھی۔ وہ ولایت سے تازہ آدمی منگوا کر پوری کر دیگئی مگر نو وارد جو پہلے کبھی جمعیتوں میں نہ رہے تھے۔ سرحد پر پہنچتے ہی بہ تعداد کثیر بیمار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور سرحد کی خونی برف اور برفیلی پرسونے سے انکی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔

دربار کشمیر نے جموں اور سرینگر کے درمیان درہ بنی ہال کی راستہ سڑک بنانیکا ٹھیکہ ایک انگریز کو دیا ہے۔

خانپور میں اب مسافران کا معائنہ نہیں ہوتا اسکے عوض اب حکام سندھ نے پنجاب کی طرف سے جانیوالوں کی کے لئے اپنے علاقہ کے سٹیشن ریتی میں کیمپ معائنہ و قرنطینہ مقرر کیا ہے۔

علاقہ مکران کی گذشتہ تاریخ بھی باہم فسادوں اور لڑائیوں سے پُر ہے۔ یہ علاقہ پہلے ملک خاندان کے تصرف میں تھا جسکو خاندان بولید آستر ہویں صدی کے آخری حصہ میں بیدخل کر دیا۔ اور اُسوقت سے وہ متعدد سرداروں میں تقسیم ہوگیا۔ وادی کیچ جو بلوچستان کی جنوب مغربی میں ہے بولید خاندان کے حصہ میں آئی جسکی ارکان امیر کے خطاب سے تین پشت تک حکمران رہی۔ پھر گچکی قبیلہ نے جو نسلاً راجپوت ہے اُسکو بھی بیدخل کر دیا گچکی سرداروں نے خان قلات ناصر خان کے زمانہ میں جو ۱۷۴۴ء سے ۱۸۰۹ء تک حکمران رہا قلات کی حفاظت و حمایت قبول کی۔ اور بیرونی حملہ سے محفوظ رہنے کے معاوضہ میں اپنی نصف آمدنی خان قلات کو دینے کا عہد کیا ماندرونی انتظام سرداروں کے ہاتھ میں رہا۔ اور خان کو اپنے نصف حصہ کی نگہداشت کے لئے ایک نائب مقرر کرنیکا اختیار دیا۔ چند برسوں تک اعلیٰ گچکی سردار خان کا بھی نائب رہا۔ مگر ۱۸۰۹ء سے کچھ عرصہ پہلے جبکہ میر بابی خان موروثی سردار تھا میر شداد خان قلات کی طرف سے نائب مقرر کیا گیا۔ ۱۸۰۹ء میں سردار نے نائب کی شکایت کی جسپر خان نے باستمرار سردار دو سرا نائب بھیجکر اُسے تاکید کر دی کہ نصف محاصل کی وصولی کے سوا اور کسی معاملہ میں فصل نہ دی۔ ۱۸۹۱ء میں میر مولاداد خان صرف محاصل وصول کرنیکے لئے بھیجا گیا اور اپریل ۹۲ء میں گچکی سردار کا عمزاد بھائی میر عبدالکریم عارضی طور پر نائب مقرر کیا گیا۔ یکم جنوری ۹۳ء کو میر بابی خان مر گیا اور اُسکی جگہ اُسکا بیٹا شاہ عمر سردار ہوا جو اب تک اس فساد کے دوران میں بھی وہاں کا سردار ہے۔

انگریزی گورنمنٹ کے تعلقات۔ ان لوگوں سے ۱۸۶۲ء میں اول اول شروع ہوئے۔ سن مذکور میں خان قلات کے نائب میر فقیر محمد نے ۴ ہزار روپیہ کے سالانہ وظیفہ کے معاوضہ میں جسمیں سے ایک ہزار روپیہ کا حق قرار دیا گیا علاقہ کیچ میں سلسلہ تار برقی کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ ۱۸۶۹ء میں اسی نائب نے مزید ۱۵ سو روپیہ سالانہ کی معاوضہ میں گوادر سے لیکر علاقہ دشت کے مقام باہو تک سلسلہ مذکور کی حفاظت کا ذمہ لیا اور اسیطرح کے معاہدے ملحقہ علاقہ کے دیگر چھوٹے چھوٹے سرداروں نے کئے گئے کیچ کے مغرب میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں واقع ہیں جو ابتدا سے مکران میں شامل تھیں۔ یہ سردار ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ اور کبھی کبھی ایرانی علاقہ میں بھی یورشیں کر دیتے تھے۔ اس سے شاہ ایران کو بلوچستان کی طرف اپنی حدود بڑھانے کا بہانہ ملگیا۔ اور آخرش اُسنے کیچ کے ملک پر بھی دعوے کر دیا۔ مگر چونکہ خان قلات کی حمایت میں اور خان قلات گورنمنٹ ہند کی حمایت میں تھا۔ شاہ ایران کو کیچ کی طرف پیشقدمی کرنے سے باز آجانیکی اطلاع دیگئی۔ اسپر شاہ نے

اشتہارات

دیوان رسول بخش
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے منقش میں ہر قسم کی
مغرب عشاء جمعہ
خلع لدھیانہ
تالیف کیا ہے۔ رسول کریم
کے فضائل
اردو نظم میں اس عمدگی سے
بیان ہوئے کہیں کہ عاشقان
ہر خاص و عام خوش ہو جائیں
۵

فہیت فی جلب
منیجر وکیل امرتسر

فہیت
علاوہ محصول ڈاک

منیجر وکیل امرتسر

حد بندی کے لئے کمیشن مقرر کرنیکی تجویز پیش کی۔ اور اس تجویز کے مطابق انگلستان۔ قلات اور ایران کے نائبوں کی کمیشن مقرر کی گئی۔ جسکا فیصلہ جو انگریز کمشنر میجر جنرل گولڈ سمڈ کی رائے کے مطابق تھا ستمبر ۱۸۷۱ء میں دربار ایران نے منظور کر لیا اسکے رو سے علاقہ دشت اور اسکے توابعات سمند تک اور پنجگر۔ پردم۔ پولیدا۔ سمند۔ تپ ناصر آباد وغیرہ ایرانی حد سے باہر قرار دیئے گئے۔ گرمسی ۱۸۷۲ء میں ایرانیوں کو کوہاک پر قبضہ کر لینے دیا گیا۔

کیچ کے علاوہ میکران کی دوسری ریاستوں کی موجودہ کیفیت یہ ہے۔ پنجگر کیچ سے شمال اور کران سے جنوب میں دریاد رخشاں پر واقع ہے اور اسمیں صرف بارہ ایک بستیاں ہیں۔ اسپر بھی گچکی قبیلہ حکمران ہے۔ اور وہ بھی ناصر خان کیوقت مذکورہ بالا شرائط پر قلات کی حمایت میں آئی تھی۔ اس علاقہ میں کھجور کی پیداوار بکثرت ہوتی ہے۔ کران کا حکمران قبیلہ نوشیروانی ہے۔ وہ بھی پنجگر کے محاصل کا ایک جزو کا دعویدار ہے جسکی وجہ سے دونوں ریاستوں میں عموماً نزاع برپا رہتی ہے۔ نوشیروانی قبیلہ کا سردار آزاد خان ہے۔ ۱۸۶۲ء میں پنجگر کے سردار کے مارے جانے اور اسکی فوج کی ہزیمت یاب ہونے پر معاملہ بہت طول پکڑ گیا۔ مگر مسٹر رابرٹ سنڈیمن نے موقعہ پر جاکر مصالحت کرادی۔ میر گچکی مقتول سردار کا نابالغ لڑکا امیر خاں اپنے چچا محمد علی کی وکالت جو خان قلات کا نائب بھی بنایا گیا تھا پنجگر کا سردار بنایا گیا۔ اور آزاد خان کو تین دیہات کے محاصل کا ایک حصہ دیدیا گیا۔ مگر پھر بھی تھوڑا بہت فساد ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔

بولیدا کیچ اور پنجگر کے درمیان ایک چھوٹی سی وادی ہے جسمیں صرف پانچ بستیاں ہیں۔ انکا سردار آزاد خان کا قریبی ہے اور خان قلات کو محاصل کا ایک حصہ دیتا ہے۔ تپ میں ۱۵ گاؤں ہیں۔ اور وہ کیچ سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر جانب غرب واقع ہے۔ سند تپ سے مغرب میں ہے۔ وہاں کا حکمران قبیلہ بیند ہے۔ جو نہایت ہی شورہ پشت ہے۔ خان قلات کو اسپر کوئی اقتدار حاصل نہیں نہ اُسے وہاں سے کوئی محاصل وصول ہوتے ہیں۔ تاہم گورنمنٹ ہند اس علاقہ کو بھی خان قلات کی ماتحت تسلیم کرتی ہے

طالیہ نے اپنے ملک کے چند سیر فنکو مرا کو شمالی ساحل کو مہاراویف کی قزاقوں کو ہاتھ سے چھوڑانی کیلئے جو زندفدیہ ادا کیا تھا اب اُسکا سلطان مرا کو سے مطالبہ کیا ہے۔ گورنمنٹ مرا کو دعوے کو تسلیم کرتی ہے۔ مگر ناقص پیداوار ہونیکے عذر پیش کرکے مہلت مانگتی ہے۔ اسپر انگریزی اخبار گورنمنٹ طالیہ کو مشورہ دے رہے ہیں کہ جب تک وہ ایک بادو جنگی جہاز بندر ٹانجر (طنجہ) کو نہ بھیجے گی۔ مرا کو یہی عذر کرتا رہیگا۔ اور جیب سے ایک کوڑی نہ نکالیگا۔

مہم خرطوم میں اس غیر مترقبہ سرعت سے کام لئے جانیکی آخر وہی وجہ ظاہر ہوئی ہے جو ۷ جنوری کے وکیل میں ظاہر کیگئی تھی یعنی فرانسیسی مہموں کی علاقہ بالائی نیل میں پیشقدمی سے انگلشیہ گورنمنٹ کو سخت اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ مگر تا برتور یورپین فوجیں ابو حمد کو روانہ کر دینے کے بعد اب خبر ملتی ہے کہ سردار کچنر نے دریا نیل میں پانی کم ہونیکی وجہ سے مہم کو اپریل تک پیلتوی کر دیا ہے۔ یہ پیشگوئی درست ہے کہ دریا میں آجکل سٹیمر نہیں چل سکتا۔ اور خشکی کے راستہ پیشقدمی کرنے میں بہت مشکل اور دقت لاحق ہوتی ہے۔ لیکن فرنچ مہموں کے آگے بڑھ آنیسے جو خطرہ پیدا ہو سکتا ہے اسکے مقابلہ پر یہ تکلیفیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اگر النوار کی خبر درست نکلی۔ تو دونوں میں سے بہرحال ایک بات ضرور ہوگی۔ یا میجر مارچنڈ خرطوم پہنچگیا ہوگا اور اسلئے اب جلدی کی ضرورت نرہگئی ہوگی۔ یا اسکے خرطوم پہنچنے میں ابھی بہت توقف ہونیکی بخشہ اطلاع ملگئی ہوگی خلیفہ تعاشی کمیٹی سے ایک سفیر سلیمان نام قسطنطنیہ میں وارد ہے جو سلطان المعظم کی خدمت میں خلیفہ کی حمایت اور سرپرستی منظور فرمانیکی التماس کرنے گیا ہے مگر حمید یہ پالیسی سے ایسی جرأت کی شکل سے توقع ہو سکتی ہے

۳ اور ۴ جنوری کو چند مصری جہاز مشینڈی اور متمہ سے ۲۰ میل تک آگے جاکر درویشوں کی دو بڑی اور دو چھوٹی کشتیاں جنپر رسد یا تھی پکڑ لائے۔ جاتی دفعہ درویشوں نے اُنپر سخت گولہ باری کی۔ ایک گولہ مصری اگن بوٹ قصر پر پھٹا۔ اور ایک مصری ہلاک ہوا۔ مگر مصری جہازوں نے جلد چلنے والی توپوں سے درویشوں کی باتریوں کو خاموش کر دیا۔

شاہ سیام کہا جاتا ہے کہ سیاحت یورپ کے دوران میں اپنے خاندان کی بہبود کیلئے وہاں کے مختلف بنکوں میں ۴ لاکھ پونڈ جمع کئے ہندوستان کو بھی خواہ پاوری عزیز احمد صاحب بیہالکے والیان ریاست کو بھی ایسا کرنیکی نصیحت کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ ان رئیسوں کو یہ مشورہ دیتے کہ فاضلہ روپیہ یا ذاتی سرمایہ اپنی ہی ریاستوں میں یا باہر منفعت بخش ضروری کاموں مثلاً تعمیر انہار ریل یا قیام کارخانجات پر صرف کریں تو زیادہ مناسب ہوتا بشرطیکہ ہمارے ہاں کے روپیہ سالکو عیش عشرت سے ایسی باتیں سننے کی فرصت اور ذاتی لہو و لعب سے ایسے کاموں کیلئے روپیہ بچانے کی توفیق بھی ہو۔

بارا عمانی اور متانی سے ۲۳ جنوری کو دو ہزار سوار و پیدل اور مقیم تین دستوں میں اکاخیلوں کی تلاش میں بھیجی گئیں۔ جو دو اکاخیلوں اور چار اونٹوں کو پکڑ لائے۔ ہمارا کوئی نقصان نہ ہوا۔

میکران کو بندر اورماسے ۲۴ جنوری کو خبر آئی کہ ناصر آباد کا باغی محاصرہ کر رہے ہیں۔ ناظم کی حالت نازک ہو جاتی جاری ہے اور میر آصف بھی باغی سردار محراب خان سے ملگیا ہے۔ کمک کیلئے جو انگریزی فوج جا رہی ہے۔ اُسے بار برداری سے سخت تکلیف ہوگی جانور بہت نکمے پائے گئے۔ ۲۷ جنوری کو کراچی سے ۸۰ پیدل ۱۲ خچریں۔ ۴۰ اسفرنیا کے سپاہی ۲ افسر اور آدھا سالہ بھی کرنیل مین کی کمک لیکر پسنی کو بھیجا گیا۔ بلوچ خان باغی کیتہ اکثی اور سردار بھی ملگئے ہیں۔ اور اُسکی جمعیت دو ہزار کی قریب ہو گئی ہے لیکن ہتھیار کچھ ماس کافی نہیں ہیں۔ ناصر آباد کو ناظم کی کمک کیلئے خان قلات نے براہوئی ملان ۴۰ شتر سوار اور ۴۰ پیدل روانہ کئے ہیں بعد میکران پہنچینگے۔ بزن جو سردار نے غالباً ناظم کو مدد پہنچا دی ہے۔ اسوقت میکران میں ہماری جمعیت حسب ذیل ہے بمقام پشین زیر کمان کرنیل مین ۔۔ ۴ پیدل سپاہی اور دو توپیں۔ بمقام چاہ بلد ۔۔ ۱ پیدل۔ بمقام جسک ۵۰ سپاہی آخر الذکر کو بمبئی سے اگر کہ کی حفاظت کیلئے بھیجا گیا ہے ۲۷ کو کراچی سے ۶۰ پیدل گئے ہیں وہ اور ایک توپ ملاکر مکران کی حفاظت کے لئے ہمارے جائینگے۔ اور باقی فوج حتی بہت جلد کرنیل مین کے پاس پہنچائی جائیگی۔

تبتیوں نے مسٹر لنڈور سے کافی سامان۔ نقدی اور اسلحہ سرحد کے انگریزی افسروں کو پاس بھیجدیئے ہیں۔ چند ملہ جب سرحد کو تبت گئے تھے تو انکو گرفتار کرکے سخت جسمانی اذیتیں بھی پہنچائی گئیں تھیں۔

انبالہ چھاؤنی میں ۲۴ جنوری کو میجر دن جو ایک لارڈ کے صاحبزادہ تھے چوگان کھیلتے وقت گھوڑے سے گر کر دم توڑ گئے۔

ہردوار اور اسکے قرب و جوار میں طاعون ابھی تک موجود ہے۔

خلیفہ تعاشی والی خرطوم کے پاس اب کہا جاتا ہے کہ جسقدر خیال کیا گیا تھا اُس سے بہت زیادہ فوج ہے جو عمدہ طور پر مسلح بخوبی قواعد دان ہے۔ بہرحال یہ مسلم ہے کہ ۱۸۹۶ء میں جبکہ پیشقدمی شروع کی گئی تھی۔ اسوقت سے لیکر اب تک کسی جگہ بھی انہوں نے پوری طاقت سے مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ اکثر موقعوں پر انکی تعداد بھی مصری فوج حملہ آور سے بہت کم تھی۔ مزید برآں جیسا کہ ہم نے ابتدائی مہم سوڈان کیوقت تحریر کیا تھا یہ تھا کہ وہ حملہ آوروں کو اندر آنے دیکر انکا ایکدفعہ ایسا مقابلہ کریں کہ بصورت ہزیمت حملہ آوروں کیلئے کوئی مفر نہ رہے۔ مگر سردار کچنر ہی وہ انکی حکمت عملی کو تار تار کر گئے۔ اور اسی لئے تھوڑا تھوڑا ملک فتح کرکے وہاں تک ریل و تار کے ذریعہ سے اپنا تسلط مضبوط کرتے کا مستحکم راستہ قایم کرکے آگے بڑھنے کی پالیسی انہوں نے اختیار کر لی۔ اور اس طرح درویش اپنے مدعا میں کامیاب نہ ہو سکے مگر اب اس بازی کا اختتام قریب پہنچ گیا ہے اور حکمت عملیوں کو چھوڑ کر دونوں فریق کو جلد یا بدیر اپنی شجاعت کا فوجی تیاری کا آخری جانگداز امتحان دینا پڑیگا۔

مسٹر عبد الحمید لی میسور یہ سابق سیلونیز جنرل سیلون نے محکمانہ عرضیوں کی عدم شنوائی سے تنگ آکر آخر ایک لاکھ روپیہ کا دعوے سیلون کے اٹارنی جنرل پر گورنمنٹ کو قائمقام کی حیثیت میں کر دیا۔ علاوہ علیہ کا جواب ہے کہ میں گورنمنٹ کا قایم مقام نہیں ہوں۔ فریقین کی بحث سنکر ڈیسٹرکٹ جج سیلون نے اس امر کے فیصلہ کیلئے تاریخ اور ڈالدی۔ دعوی کا ایک لاکھ روپیہ کی ہرجانہ کی بابت اور دس ہزار روپیہ ایک سال کی تنخواہ کی بابت ہے۔

ہندوستان میں ۷ جنوری کو ۲۴ کروڑ ۱۲ لاکھ ۳۰ ہزار ۷ سو ۷۵ روپیہ کے کرنسی نوٹ مروج تھے۔ اور ان کی ادائیگی کیلئے گورنمنٹ کے پاس تاریخ مذکور ۲۳۵۲۳۱۳۴ روپیہ نقد روپیہ فنڈ میں تھے۔

لنڈی کوتل کے قریب ۲۵ جنوری کی شام کو ایک گورہ سپاہیوں کے دستہ نے جو سلطان خیل کے ایک گاؤں میں شب باش تھا اچانک ۴۰ آفریدیوں کی گروہ پر چھاپہ مار کر آٹھ کو ہلاک کیا۔ ذکا خیلیوں کے دیہات مسمار اور چارہ وغیرہ کے لئے ہر روز متعدد دستے لنڈی کوتل سے بھیجے جاتے ہیں۔ اسی تاریخ نماز کے قریب گورکھہ پلٹن کے ایک دستہ نے اچانک ایک گروہ پر حملہ آور ہو کر ایک کو قتل اور کئی آفریدیوں کو زخمی کیا۔ دونوں معرکوں میں سرکاری فوج کو کوئی نقصان نہ ہوا۔ اسی رات آفریدیوں نے لنڈی میں سوگند کر علی مسجد کو کمپ میں گھسنے کی کوشش کی مگر ہٹا دیئے گئے۔

پوتا کے قریب جس گورنے چند دیسیوں کو قتل کیا تھا وہ سشن سپرد کر دیا گیا ہے۔

سر رچرڈ اوٹی کشمر پشاور کی نسبت جو آجکل کلکتہ میں ہیں افواہ ہے کہ سرحد پر امن قایم کرنیکا کام انکے سپرد کرکے اور اسمعالہ میں انکو کامل اختیار دیئے جائینگے۔ اس خبر سے سول اور پاولیٹیکل افسروں سے باہر ہو کر بڑی جوش کیساتھ بحث ہیں کہ مہم مہمند اور مہم تراہ صرف صاحب موصوف اور جنرل ایلیس کمانڈر پشاور کی نا قابلیت غفلت یا سستی سے قوعہ میں سر اوٹی کو اگر یہ کام سپرد کیا گیا۔ تو ملک کو سخت نقصان پہنچیگا۔ عرت دینکی بجائے متذکرہ بالا الزامونیں انکی باضابطہ تحقیقات اور تجویز ہونی چاہیئے۔ صاحب موصوف مہم تراہ کیوقت اعلے پولیٹکل افسر ہو کر گئے تھے۔ سول کا بیان ہے کہ جب آپ کے جرگہ کمپ میں آتے تو اوٹی صاحب اُنسے سخت کلامی پیش آکر انکو تبرا و صلواتیں سناتے تھے جس سے وہ لوگ اور بھی برگشتہ خاطر

---

۳ یہ کا مہمند وہ حال کرنا ہے کیا ایسے شخص کی پاس حسر کی بڑی بوڑھی اور معزز لوگ گالیاں سنتے اور اسکے منہ پر آنا دیکھنے کمیٹی بیٹھینگے؟ اُسکی رائے میں سر اوٹی کو چیف مشیر سرحد بنا کر قیام صلح کی کوشش کرنا کمیٹی زبردست

امرتسر میں شہر کے قریب بدھ گذشتہ کو ایک بڑھیا عورت ریلوے لائن سے بکریوں کو ہانکتے وقت ٹرین کی جھپٹ میں آکر زمین پر گر پڑی اسی فوراً ہسپتال اُٹھا کر لیگئے۔ جہاں معلوم ہوا کہ اُسکے مہموں سے زیادہ خرچ کرانا ہے جو ڈالے گا۔

تازہ ترین خبریں معہ مختصر حواشی

لنڈن - ۲۵ - جنوری مسٹر گلیڈسٹون گو آب گاڑی پر ہوا خوری کرتے ہیں - مگر بہت ضعیف ہو رہے ہیں - اور درد اعصاب بدستور موجود ہے - کہا جاتا ہی کہ مسٹر مذکور نے اس مضمون کی تیم تمنا بھی ظاہر کردی ہی کہ اگر مرجاؤں تو اچھا ہی - ۲۶ کو خبر آئی کہ اب بہت افاقہ ہی +

لنڈن ۲۴ - جنوری فرانس کے دار الخلافہ پیرس میں شب گذشتہ کئی جگہ یہودیوں کی برخلاف مجمع ہوئی - مگر بازاروں میں پولیس بہ تعداد کثیر موجود تھی - کوئی ہنگامہ نہ ہونے پایا - پیرس کی فوجوں کو اس اندیشہ سے کہ کہیں وہ بھی عوام کے ساتھ شامل نہ ہوجائیں بارکوں سے باہر نہ نکلنے کا حکم دیا گیا الجزائر میں بھی یہودیوں کے برخلاف فساد ہوئی اور انکی دو دکانیں لوٹی گئی ہیں - فریقین کے کئی آدمی ہلاک و زخمی ہوئے - سواروں نے بلوائیوں کو منتشر کرنے کے لئے کئی ہلے کئے مگر امن قائم نہ ہوا -

لنڈن - ۲۴ - جنوری - چین - جرمنی کا ارادہ ہی کہ ہانگ کانگ کیطرح کیاشو کو کل دنیا کی تجارت کے لئے آزاد بندرگاہ بنائے - انگریزی بیرہ کی بندر آرتھر جاکر واپس آنیکے متعلق سرکاری طور پر ظاہر کیا گیا ہی کہ وہ وہاں اقامت کے لئے نہیں بلکہ معمولی دورہ کرنے کے لئے گیا تھا - (اصل معاملہ یہہ ہے کہ خود زار نے انگریزی بیرہ کو آرتھر سے ہٹا لینے کی درخواست کی تھی - ایڈیٹر) -

لنڈن - ۲۴ - جنوری مصر - سردار کچنر نے قاہرہ تار بھیجا ہے کہ غالباً نیل میں طغیانی آنے تک پیشقدمی نہیں کیجائیگی - اسلئے خاص ... صیغہ کے افسروں کے بھیجنے کی اب ضرورت نہیں +

لنڈن - ۲۵ - جنوری چین - چینی گورنمنٹ سے روسی اور انگریزی سفیر چینی قضیہ کے متعلق برابر نامہ و پیام کر رہے ہیں - مگر کہا جاتا ہی کہ جو فریق زیادہ دباؤ ڈالیگا - یا بردائت دیگر جو زیادہ رعائتیں پیش کریگا وہی کامیاب ہوگا - حصول اراضی کی نسبت کہا جاتا ہی کہ اسکی کسی سلطنت کو خواہش نہیں - جس سے لڑائی ہوجانیکا عام خطرہ بالکل بے بنیاد ثابت ہوگیا ہی - اٹلی نے بھی اپنا ایک جنگی جہاز چین کو روانہ کیا ہے +

لنڈن - ۲۵ - جنوری یوگنڈا میں مزید فساد - یوگنڈا سے جو خطوط مورخہ ۲۵ نومبر موصول ہوئے ہیں انسے معلوم ہوا ہے کہ سوڈانی ابھی تک قلعہ لیواس پر برابر قابض ہیں - اور عایا میں ناراضگی یا بغاوت دن بدن بڑھتی جاتی ہی - رفیق قبیلہ مگنڈا کے ایک ہی حملہ میں جو اسنے لیواس پر کیا تھا ۱۰۷ قتل اور ۱۸۸ زخمی ہوئے - سوڈانی کے لفظ سے ناظرین کو پیروان مہدی کا مغالطہ نہ ہوجائے - یہ سوڈانی بھی بیشک سوڈان کے باشندہ ہیں - مگر انکو مہدی سے کوئی تعلق نہیں - ان کو جب علاقہ بحر الغزال مصریوں کے ماتحت تھا تو مصری گورنروں نے وہانکی فوج کے لئے سوڈان سے بھرتی کرکے منگوایا تھا - اور اب پاشا سے انگریز مہتمان یوگنڈا نے انکو اپنی تحویل میں لے لیا تھا - ایڈیٹر) +

لنڈن ۲۶ - جنوری - ملکہ معظمہ کیطرف سے انکی سب سے چھوٹی صاحبزادی شہزادی بٹرس ان مجروح گورہ سپاہیوں کو جو سرحدی محاربہ میں زخمی ہوئے دیکھنے کے لئے آج نیلی ہسپتال میں تشریف لیگئیں - جلالت مآب قیصرہ ہند بھی کسیوقت وہاں تشریف لیجائینگی +

لنڈن ۲۶ - جنوری چین - روسی سفیر نے چینی گورنمنٹ کو اطلاع دی ہی کہ روس چین کو اد بنی شرائط پر قرضہ دینے پر تیار ہی - جو انگلستان نے پیش کی ہیں - فرنچ سفیر روسی سفیر کی حمایت کر رہا ہے +

لنڈن - ۲۶ - جنوری شہر گرفتاری جہاز ضبطی اسلحہ جہاز بلوچستان کو انگریزی اگن بوٹ لیپونگ نے مسقط سے پری اس جرم میں گرفتار کرلیا ہی کہ وہ اسلحہ اور بارود خشکی پر اتارنے کی کوشش کر رہا تھا - انگریزی قونصل نے اسباب کو ضبط کرلیا ہے (بلوچستان وہی جہاز ہے - جسکو دریائے ٹیمس میں بھی خلاف قواعد بارود لیجانے کے الزام میں روک لیا گیا تھا - مگر بعد میں اسے جانے دیا گیا تھا - شاہ ایران نے ۱۸۸۱ء میں ایرانی علاقہ میں اسلحہ کی درآمد کی ممانعت کردی تھی - لیکن اسکی کوئی تعمیل نہ کیگئی تھی - بوشہر میں جو ضبطی ہوئی ہی - اسمیں گوبرنمنٹ قونصل متعینہ بوشہر کا بھی دخل تھا - مگر کہا جاتا ہی کہ اسکا محرک زیادہ تر ملک التجار ہوا تھا - جو پچھلے دنوں کچھ عرصہ کیلئے قائمقام گورنر ہوگیا تھا - اور بعد ازاں اسنے دربار طہران سے معائن تجارت اسلحہ کا عہدہ بایں توقع خرید لیا تھا کہ تاجران اسلحہ سے دباؤ ڈالکر رشوت لیا کریگا مگر اسکے مطالبے اسقدر بڑھ گئے کہ سوداگروں نے آخر انکار کردیا - جسپر معائن نے ۱۸۸۱ء کی مردہ فرمان کو تازہ کرکے ہتھیار ضبط کرادیئے - اور انگریزی قونصل نے اسوجہ سے جو آج کی لیڈر میں درج ہوچکی ہی اسکی امداد کی - یہ بھی افواہ ہی کہ ہتھیار تاجروں کو واپس کردیئے ہیں - لیکن آئندہ کیلئے انگریزی گورنمنٹ نے سخت احکام جاری کردیئے ہیں کہ اسلحہ خلیج فارس میں بالکل داخل نہ ہونے دیا جائیگا - چنانچہ چار اگن بوٹ ہر وقت گشت کرتے رہتے ہیں اور کل تجارتی جہازوں کی تلاشی لے لیتے ہیں - مسقط کی قونصل نے دہانکی کل انگریزی رعایا کو بعجلہ اعلان تجارت اسلحہ کی ممانعت کردی ہی - بصرہ کے ایک سوداگر کا جہاز بظاہر حاجیوں کو لیجانیکا بہانہ کرکے دراصل "بلوچستان" سے اسلحہ منتقل کرنے کے لئے روانہ ہوا تھا - لیکن وہ بھی اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوا - ممکن ہی اس سخت ممانعت میں ترکی گورنمنٹ کی تاکید اکید اور فہمائش کو بھی کچھ دخل ہو - اڈیٹر +

لنڈن - ۲۶ - جنوری جرمنی بیرہ سے جو شہزادہ ہنری کی زیر کمان چین کو جا رہا ہی ایک جہاز بحرہ عرب سے کوئلہ لینے کے لئے انگریزی جزیرہ پیرم کو جو عدن کے قریب ہی راستہ سے واپس لوٹ آیا - (انگریزی سلطنت کیلئے اس سے بڑھکر کون سا موجب فخر ہوسکتا ہی کہ اسکے اعدا یا مخالفین کو بھی سمندر میں اسکی امداد کا محتاج ہونا پڑتا ہی - اڈیٹر) +

لنڈن ۲۷ - جنوری نواب وزیر ہند کی تقریر معاملات ہند پر سب سے اول نواب معظم نے ارشاد کیا کہ چونکہ سال رواں میں خزانہ ہند کو خرچ سے آمدنی زیادہ ہوگی - اسلئے خزانہ انگلستان سے اسکی مدد کرنا دانائی کا کام نہ ہوگا - پھر طلائی سکہ کے متعلق بیان کیا کہ ہندوستان میں روپیہ کی مستقل قیمت طلائی معیار کے مطابق مقرر کرنے میں ایسی مشکلات حائل نہیں ہونگی جو دور نہ ہوسکیں - اس مسئلہ میں ہم آئندہ سال تک بہت ترقی کرلینگے - روپیہ کی قیمت اگر ہم سونے پر مستقل قائم کرسکیں تو اسمیں بہت تھوڑا اختلاف تجارتی درجہ کی وجہ سے ہوا کریگا - اور ہندوستان کو بہت فائدہ پہنچیگا - امید ہی کہ جب روپیہ کو طلائی سکہ میں مستقل قیمت مقرر ہوگئی تو انگلستان والے اپنا سرمایہ ہندوستان میں لگانے میں ضرور اسکی مدد کرینگے سرحدی پالیسی کی نسبت کہا کہ سرکار اپنی توجہ صرف ان راستوں اور مقامات پر مجتمع رکھی گئی جو اس علاقہ کی حفاظت کیلئے ضروری ہیں - جنکو انگریزی دارۂ اقتدار میں شامل کیا گیا ہی - ماسوا ان قبائل کے معاملات میں کوئی دخل نہیں دیا جائیگا - وسط ایشیا میں ہمارے تعلقات روس کے ساتھ اطمینان بخش ہیں - اور سرحدی حد بندی کی متعلق روس نے اپنے عہد و پیمان کی ایمانداری سے تعمیل کی ہے +

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA & DIARRHOEA REMEDY.

چیمبرلینس کولک کالرا اینڈ ڈائیریا میڈیسن

(چیمبرلینس جو ہمارے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوائی)

(جو امریکہ میں بنائی گئی ہے)

نہایت عجیب دوائی اپنی قسم کی ہی جو تمام دنیا میں استعمال اور پسند کیجاتی ہی - تمام معدے کے دردوں کو فوراً دفع کرتی ہے - قولنج - ہیضہ - پیچش - ظہیر دوامی ظہیر - بچوں کا ہیضہ - انتڑیوں کی ہر قسم کی بیماریاں + قیمت چھوٹی بوتل ایکروپیہ + بڑی بوتل دو روپیہ +

ہر جگہ دوا فروشوں سے مل سکیگی +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر امرتسر سے مل سکیگی

لنڈن ۲۸ جنوری - چین کی مزید شامت - کیا شوین جینیو نکو ایک مجمع نے ایک جرمن ملاح کو جو پہرہ دے رہا تھا قتل کر دیا ہے - موقع قتل پر ایک بحری کمپنی بھیجا گیا ہے - زار نے پرائیویٹ مجلس افسران مین ذکر کیا کہ مسئلہ چین مشرق الاقصیٰ کے واقعات اور جاپانی مشکلات نے مجھکو سخت متردد کر دیا اور میری صحت پر برا اثر کیا - مگر خدا کا شکر ہے کہ اب کل تفکرات دور ہو گئے ہین +

لنڈن ۲۸ جنوری - مہم خرطوم - انگلستان کے اخبار مارننگ پوسٹ کو مصر کے متعلق اسیوط سے خبر موصول ہوئی ہے کہ مصری اگن بوٹ جھٹی آبشار تک پہونچ - مگر جب درویشون نے کرپ توپون سے اوپر گولہ باری شروع کی تو انکو واپس ہٹنا پڑا - درویشون نے دریا مین آہنی زنجیرین بھی ڈالی ہوئی ہین ر کرب توپونکی موجودگی اور آہنی زنجیر ونسے دریا نیل کے تمام گذرگاہونکو بند کر دینا درویشونکی ستعدی کے ساتھ یہی یہ بھی بتا رہا ہو کہ انکے پاس جدید قسم کے مہلک اسلحہ بھی موجود ہین اور انکو مغلوب کرنا معمولی امر نہین ہوگا - (دیلی)

لنڈن ۲۹ جنوری - انگریزی مہم (غالباً فرانسیسی مہم کے مقابلہ مین) مسٹر کیونڈش انگریز سیاح نے اپنے خرچ پر بالائی نیل کے علاقہ کو جانیکیلئے پرائیویٹ مہم تیار کی ہے جسمین چند افسرونکے علاوہ چار سو سپاہی آدمی ہونگے - یہ مہم مشرقی افریقہ کے ساحل سے جہان وہ جلد جانیوالی ہے اندرونی علاقہ مین داخل ہوگی +

ایضاً - ولایت کے مالکان کارخانجات اور انجنیرون کا باری باہمی تصفیہ ہو گیا ہے اور شرائط صلح پر دستخط ہو گئے ہین - کارخانے ۳۱ جنوری کو کام شروع کرینگے +

لنڈن ۲۸ و ۲۹ جنوری - کریٹ - سلطان المعظم کا مراسلہ جواب اور اتفاق یورپ کا خاتمہ سینٹ پیٹرزبرگ مین بیان کیا گیا ہو کہ اگر پرنس جارج شہزادہ یونان کو کریٹ کا گورنر نہ بنایا گیا تو روس کریٹ کے مسئلہ مین آئندہ کوئی دخل نہین دیگا - (جسکا دوسرے لفظون مین یہ مطلب ہے کہ وہ اتفاق دول سے علیحدہ ہو جائیگا - یعنے اتفاق کالعدم ہو جائیگا - اڈیٹر)

سلطان المعظم نے پرنس جارج کو کریٹ کی گورنری کا امیدوار بنائے جانے سے قطعاً انکار کر دیا ہے اور کسی ثانی [illegible]

کہ اگر اسکو قبول نکیا گیا تو وہ کریٹ یونان کو دیجانیکی تجویز کریگا تو ہمارے اکثر معصرون نے جنکو یورپین بالخصوص مشرقی یورپ کے پالیٹکس پر کافی غور کرنیکا موقعہ نہین ملا - جھٹ پٹ یہ نتیجہ نکال لیا تھا کہ اب ٹرکی اور روس مین لڑائی ہو جائیگی یا کم از کم یہ کہ روس ٹرکی کا دشمن ہو گیا ہے - مگر اس خبر سے انکو واضح ہو گیا ہوگا کہ یہ یہی روس کی بڑی گہری چال تھی - روس نے جو دعوت چند روز ہوئی چند مدبر ناظرین کیمل کو کوئی دھوکہ بتائی جا چکی ہین ٹرکی سے ایک خاص وقت تک ہرگز لڑائی نہین کریگا - جارج کی تجویز اور اسکی محض "کنسرٹ" یعنے اتفاق یا مجلس شوریٰ دول کو شکست کرنے یا بالفاظ دیگر گورنمنٹ انگلشیہ اور لارڈ سالسبری کو جنہین اس اتفاق کے قیام پر بڑا فخر تھا - زک پہنچانیکی غرض تھی - جسمین وہ سلطان المعظم کی تائید سے کیونکہ یہ قطعی امر ہے کہ انکا انکار کبھی زار کے مشورہ کے بغیر نہین ہو سکتا کامیاب ہو گیا ہی یا خطرہ ٹل جانیوالا ہو - ایڈیٹر

کلکتہ ۲۸ جنوری - فشامیکان پسنی سے تازہ ترین خبر یہ آئی ہے کہ بلوچ خان اور میر رستم خان آٹھ دن ہوئے بمقام زہب محراب خان باغی سے آملے تھے اور اونہون نے زہب کی تمام سرکشین بند کر دی ہین ٹمپ مین صرف میر شکور اللہ بردست گچکی سردار ہے - وہ بھی باغیون سے ملگیا ہے - مینڈ کے قبیلہ رند کا سب سے طاقتور رئیس میر اشرف اور گچکی دیگر مشہور نمبردار بھی باغیونکے ساتھ شامل ہین - البتہ پنجگور کا سردار میر شاہ محمد گچکی ابھی تک دونون فریق سے الگ تھلگ ہے - بلوچ خان نے ظاہر کیا ہے کہ انگریزی فوج جب زہب پر پیشقدمی کی تو وہ راستہ مین اسکی مزاحمت کریگا +

کالات مین ابھی تک کوئی لڑائی نہین ہوئی مگر باغیون نے وہانکے سردار عبدالکریم کو کہدیا ہو - کہ اگر تمنے ناظم کو مدد دی تو تمپر حملہ کیا جائیگا - (ان ریاستونکے حالات کئی اہلی صفحہ پر مندرج ہین - اڈیٹر)

بمبئی ۲۹ جنوری - ناسک کے قریب فساد - طاعونی انتظام سے بگڑ کر ۲۷ جنوری کی سہ پہر کو موضع سنار کے باشندون نے جو نارک (احاطہ بمبئی) سے بیس میل جنوب مین ہے - بلوہ کر کے ایک سپشل

ترجمہ مفصل انڈین لا رپورٹ

جنوری ۱۸۹۳ء سے بمنظوری گورنمنٹ ہند انڈین لا رپورٹ ہر چہار ہائیکورٹ کلکتہ - الہ آباد بمبئی - مدراس، مع فیصلجات پریوی کونسل وغیرہ کا ترجمہ لفظ بلفظ مطبع راست گفتار (خیر الاکمل بجنسی) امرتسر سے جاری ہے - اسکی تمام ترتیب صفحات انگریزی انڈین لا رپورٹ کے مطابق ہے اور بہت سرعت سے انگریزی کے ساتھ ساتھ نکلتا ہے - ترجمہ اعلیٰ درجہ کا صحیح و خوشخط دوقسم کے کاغذ پر ہوتا ہے - سال کے بعد چارون ہائیکورٹ کے چار انڈکس مطابق حروف تہجی مطابع مراسلت انگفتار کے بنائے ہوئے بطور خلاصہ فیصلجات ہر ہائیکورٹ کے دیے جاتے ہین - اور ساتھ ہی ہر ایک ہائیکورٹ کے اسماء متخاصمین کی فہرست مطابق حروف تہجی کے ہوتی ہے اور ہر نام کے محاذی نمبر صفحہ کا درج ہوتا ہے تاکہ اگر کہین انڈکس کے محولہ صفحات مین غلطی ہو - تو ردیفوار فہرست سے صفحہ لگا لیا جائے - یہ انڈکس و فہرست ہائے اختتام سال پر دیے جاتے ہین - اور علاوہ ازین ہر ماہ کے ترجمہ کے ساتھ اسکا انڈکس ردیفوار ہوتا ہے - جسمین نام متخاصمین نام ضیعہ اور دفعات ایکٹ ہائے مستعملہ کے درج ہوتے ہین - تاکہ جو فیصلہ دیکھنا چاہین - بآسانی نکال سکین - غرضیکہ ہر طرح کی سہولت اپنے خریدارون کے لئے کیگئی ہے -

قیمت بکار پیشگی حسب ذیل مقرر ہے - سالانہ ڈمی کاغذ پر معہ محصول ڈاک روپیہ ۵ - سالانہ سرپامپوری کاغذ پر معہ محصول ڈاک روپیہ ۱ - مابعد المضاعف -

نوٹ :- انڈین لا رپورٹ ۱۸۹۳ء نہایت صحت سے بہت جلد مطبع سے نکلتی ہین -

جملہ درخواستہائے خریداری بنام شیخ غلام محمد مہتمم مطبع راست گفتار (خیر الاکمل بجنسی) امرتسر ہون

بگ جی

یہ دوا اس ڈاکٹر نے ایجاد کی ہے - جسکو تمام یورپ کے نامی گرامی ڈاکٹر القمان وقت جانتے ہین - ڈاکٹر مذکور کا دعویٰ ہے کہ جدید یا کہنہ کسی قسم کا سوزاک ہو بلا التفریق عورت و مرد کے اس دوا کے ۵ روز کے استعمال کرنیسے بالکل صحت ہو جاتی ہے - آجکل کے نوجوان ابتدا مین اس مرض کو حقیر سمجھکر بے توجہی اور بیغوری عمل مین لاتے ہین - یا نیم حکیم ڈاکٹرون کے علاج سے اپنی بیماری تندرستی کو خوفناک حالت مین دیکھتے ہین اور امراض مہلک کا نشانہ بنکر بموت مرتے ہین - یا بیفرقی اور بیحیائی سے زندگی بسر کرتے ہین - بعض حکماء کی کبابچینی و صندل وغیرہ کے استعمال کرانیسے بدہضمی پیدا ہو کر مختلف قسم کے سخت مرض ظاہر ہوتے ہین - بلکہ عوام کے علاج سے اکثر پیشاب کا راستہ فراخ ہوتا جاتا ہے - یا بالکل بند ہو کر لاولدی اور ہلاکت کا ذائقہ چکھاتا ہے - اس لئے پانچروز اس دوا کا استعمال ہر مریض کے دوامی تندرستی قایم رکھنیکیواسطے ہر عالمین فرض ہے - مجھے بھی اپنی تحقیق کے ذریعہ سے بنظر عام ہمدردی یہ ظاہر کرنا لازم ہے کہ سوزاک کے لئے اس سے بہتر دوا آجتک ایجاد نہین ہوئی - علاوہ بگ جی کا استعمال مردو عورات کے اندرونی عوارض خاص کے دور کرنے مین بھی جنکی تشریح خلاف تہذیب ہے - حکم اکسیر کا رکھتا ہے - ہر بوتل کے ساتھ نقول سارٹیفکیٹ اور اسکا ڈائرکشن انگریزی زبان مین موجود ہے - قیمت فی بوتل ..... (سے)

المشتہر عبداللہ و محمد امین ایجنٹ نمبر ۵۴ رام موہن گھوس لین کولوٹولہ کلکتہ

مطبع روز بازار امرتسر مین شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا